بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 48 | ۸ تا ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ 6 تا 12 جنوری 2017ء | شمارہ: 01

مساجد

دین اسلام کی اہم امتیازی علامت!

حلب میں

نہتے مسلمانوں کے خون کی ہولی!

قیامت کی چند بڑی نشانیاں کیا ہیں؟!

گداگری

معاشرے میں پنپتا ایک ناسور!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

بداعمالی اور نعمتوں کی ناشکری کے اثرات

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴾(النحل)

''اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن اور اطمینان سے تھی، اُس کی روزی اُس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی، پھر اُس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا، جو کہ اُن کی بداعمالیوں ہی کا نتیجہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ فی الارض کو اشرف المخلوقات بنانے کے بعد اس کے لیے طرح طرح کی نعمتوں اور آسائشوں کا بندوبست فرمایا ہے اور مطالبہ صرف اور صرف اپنی ہی بندگی اور اطاعت کا کیا ہے۔ لیکن حضرت انسان کی ناشکری اور نافرمانی کا عالم یہ ہے کہ وہ اس رب کائنات سے نہ صرف منہ موڑتا ہے بلکہ اُس کے خلاف محاذ کھڑا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی ناشکروں، نافرمانوں اور حد سے گزر جانے والوں کے لیے بارہا کی تنبیہ کے بعد عذاب سے دوچار کیا تاکہ یہ عذاب جہاں اہل بستی کے گناہوں کا وبال ہو وہاں آنے والوں کے لیے عبرت کا سامان بھی ہو۔

خدائے بزرگ و برتر نے اپنے ہاتھ سے اس حضرت انسان کی مٹی کو گوندھا ہے، اور وہ کبھی بھی اسے عذاب میں مبتلا یا آگ میں جلتا نہیں دیکھنا چاہتا لیکن انسان کی اپنی ہی بداعمالیاں اسے اذیت اور مصیبت سے دوچار کرتی ہیں۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ﴾(یونس: 23)

''لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر پڑے گا۔''

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾(شوریٰ: 30)

''اور (لوگو!) تم پر جو مصیبت پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔''

آج کا مسلمان اگر اپنا محاسبہ اور روز و شب کے معمولات کو اپنے خالق کے تابع کر دے تو یقیناً خوشحالی اور خوش بختی نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی اُس کا مقدر ٹھہرے گی۔

دوسرے مقام پر فرمایا: (ترجمہ) ''اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔''

قرآن کا یہ قانون خوشحالی آج بھی موجود ہے، اگر ہم اس سے مستفید ہونا چاہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی حفظہ اللہ

زبان درازی اور لغو گفتگو

[عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! حَدِّثْنِي مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ، فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: "هٰذَا".]

(رواه الترمذي)

سیدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! جن چیزوں کو آپ میرے لیے خوفناک سمجھتے ہیں ان میں سب سے زیادہ خوفناک چیز کون سی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا: ''یہ۔''

انسان کو اللہ کریم نے زبان ایک ایسا عضو دیا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے دل کی بات ظاہر کر سکتا ہے۔ زبان تو اللہ نے ہر جانور، پرندے، درندے اور رینگنے والے کیڑوں کو بھی دی ہے مگر بولنے کی طاقت صرف انسان کو دی ہے۔ گفتگو سے ہی انسان کی شخصیت کا پتہ چلتا ہے۔ عمدہ لباس، خوبصورت چہرہ اور مال و دولت سے کسی انسان کی صحیح پہچان نہیں ہوتی جب تک وہ بات چیت نہیں کرتا اس کے اچھا یا بُرا ہونے کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ فارسی کا شعر ہے، ترجمہ: ''جب تک کوئی انسان بات نہیں کرتا اس کے عیب و ہنر چھپے رہتے ہیں۔''

اسلام نے زبان کی حفاظت پر بہت زور دیا ہے اور تعلیم دی ہے کہ بولنے سے پہلے سوچو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایماندار طعن کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش بکنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔ زبان کے برے افعال جھوٹ، غیبت، بہتان، مذمت، قصہ گوئی اور خلاف شریعت گفتگو میں ان معاملات میں اپنی زبان پر قابو نہ پانا زبان درازی ہے جس کے نتیجے میں قیامت کے دن اسے الٹے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ سخت کلامی اور غیر محتاط گفتگو انسان کی شخصیت کو عیب دار بنا دیتی ہے جبکہ زبان کی نرمی اور سچائی اسے زینت بخشتی ہے اسی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے سائل کو عملی طور پر تعلیم دی کہ اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ چیز ہے جس پر مجھے امت کے اس کے دھوکے میں پڑ جانے کا خوف ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو دین کے بڑے بڑے کام بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو ان سب پر بھاری ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، ضرور فرمائیں۔ تو اس موقع پر بھی حضور اقدس ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ''اسے اپنے اوپر بند رکھو۔'' وہ حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ کیا ہم اپنی باتوں کے لیے جوابدہ ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''چرب لسانی اور غیر محتاط گفتگو کے نتیجے میں لوگوں کو اُلٹے منہ جہنم میں گرایا جائے گا۔ جسم کے تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے لیکن اگر تجھ میں ٹیڑھا پن آ گیا تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں لغو گفتگو اور زبان درازی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

مردم شماری ۲۰۱۷ء

۲۰۱۵ء میں مشترکہ مفادات کونسل کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ملک میں چھٹی مردم شماری مارچ ۲۰۱۶ء میں کی جائے گی اور اس کے لیے مسلح افواج سے مدد لی جائے گی۔ یہ مردم شماری اٹھارہ سال بعد عمل میں آنا تھی حالانکہ آئین پاکستان کے تحت حکومتوں کو ہر دس سال بعد مردم شماری کرانے کا پابند کیا گیا ہے۔ مگر اس فیصلے پر عملدرآمد نہ ہوا اور پورا سال گزر گیا۔ اس ضمن میں بنائی گئی کمیٹی بھی کوئی فیصلہ نہ کر سکی۔ آخر سپریم کورٹ آف پاکستان کی ہدایات کی روشنی میں اب مشترکہ مفادات کونسل نے ۱۵ مارچ ۲۰۱۷ء سے تمام صوبوں میں بیک وقت چھٹی مردم شماری اور خانہ شماری کی متفقہ طور پر منظوری دے دی ہے۔ اجلاس کی صدارت وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کی۔ فیصلہ ہوا ہے کہ مردم شماری چند ایک مرحلوں میں ہوگی۔ پہلا مرحلہ تمام صوبوں میں ایک ساتھ شروع ہوگا۔ یاد رہے کہ یہ مردم شماری انیس سال بعد عمل میں آئے گی۔ یہ بھی یاد رہے کہ کونسل کا بنیادی مقصد وفاق اور اس کی اکائیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط رکھنے ان کے مابین کسی قسم کے اختلافات طے کرانے اور قومی اہمیت کے باہمی دلچسپی کے امور کو حل کرنے کے لیے آئینی تقاضے بروئے کار لانا ہے۔ کونسل کو قومی تعمیر وترقی میں بڑا مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔ نیز کالا باغ ڈیم جیسے مسئلے کو بھی کونسل میں منظور کر کے اس کے تعمیری مراحل طے کر کے پانی کے ضیاع کو روکنا' لوڈ شیڈنگ سے عوام کو نجات دلانے کے ساتھ ساتھ انہیں سستی بجلی مہیا کرنے کی اشد ضرورت ہے تا کہ صنعت وحرفت اور زراعت ترقی کر سکے اور بے روزگاری ختم کی جائے۔

مردم شماری کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دینی وسیاسی جماعتوں کی زندگی میں جس طرح رکن سازی بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور وہ مختلف اوقات میں رکن سازی کے لیے بھرپور مہم چلاتی ہیں اور اپنی افرادی قوت کی روشنی میں آئندہ انتخابات کے حوالہ سے سیاسی منصوبہ بندی اور لائحہ عمل مرتب کرتی ہیں۔ اسی طرح حکومتیں مردم شماری صرف آبادی کا اندازہ لگانے کے لیے نہیں کرتیں' بلکہ ان کا مقصد افرادی قوت کو ملک کی سماجی' اقتصادی' انتظامی ترقی اور فلاح وبہبود کے لیے استعمال کرنا ہوتا ہے۔ ایسی معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں جن سے ملک میں بسنے والے لوگوں کی اقتصادی حالت' تعلیمی معیار' ذرائع معاش اور انفرادی مصروفیات کا علم ہو سکے۔ یہ بھی معلوم ہو سکے کہ آبادی میں بچوں' جوانوں اور بوڑھوں کی تعداد اور تناسب کیا ہے؟ عورتیں کتنی ہیں؟ اور آبادی میں کس تناسب سے اضافہ ہو رہا ہے؟ چنانچہ مردم شماری کے کوائف سامنے رکھ کر مستقبل کی معاشی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور لوگوں کے لیے صحت' تعلیم' رہائش اور سفر کی سہولتیں پیدا کی جاتی ہیں۔ پانچویں مردم شماری ۱۹۹۸ء میں میاں محمد نواز شریف کی سابق دور حکومت میں ہونا تھی۔ اس کے بہت سے انتظامات ہو چکے تھے مگر آمر مشرف نے حکومت پر غیر جمہوری' غیر اسلامی اور غیر اخلاقی طور پر قبضہ کر لیا اور مردم شماری کے لیے کوششیں کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکیں۔ خدا کرے اب مردم شماری کا یہ مرحلہ بخیر وخوبی تکمیل کو پہنچ سکے اور ملک کو ضروری کوائف میسر آ سکیں۔ کیونکہ انیس سال میں ملک کی آبادی میں خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ شہر پھیل چکے ہیں' چھوٹی چھوٹی بستیاں قصبوں کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔ اس لیے مردم شماری کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ اس وقت نادرا کے پاس ''ب فارم'' کی صورت میں ہر خاندان کے افراد کا ریکارڈ موجود ہے۔ اس سے استفادہ کر کے اس کام کو آسان بنایا جا سکتا ہے۔

یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ قومی وصوبائی اسمبلیوں کی حلقہ بندی کرنے کے لیے آبادی کے اعداد وشمار کو بنیاد بنایا

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
مساجد..... اسلام کی امتیازی علامت (خطبہ حرم)	6
سید کائناتؐ کے آباؤ اجداد	10
زندگی کا ایک سال اور گزر گیا	11
شام اور حلب کی روداد	12
روسی سفیر کا قتل	14
اسلام اور گداگری	15
اسلامی جمہوریہ پاکستان کے رہنماؤں کا اسلام	16
شام میں مظالم کی انتہاء	18
قیامت کی چند بڑی نشانیاں	19
طب وصحت	24
رپورٹ..... اجلاس مرکزی کابینہ وعاملہ	25

ادارہ سے جملہ خط وکتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام ہونی چاہئے

پتہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک) 106 راوی روڈ لاہور 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زر تعاون بھیجنے کے لیے
میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک
سالانہ ..... 600/- روپے
ششماہی ..... 350/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 650/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 6000/- روپے
فی پرچہ ..... 20/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لیزر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

جاتا ہے۔ اسی طرح صوبائی حکومتوں کو لوکل باڈیز کی حلقہ بندی کرنے اور بلدیات کے اراکین کے تعین کے لیے آبادی کے اعداد وشمار کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت سرکاری آسامیوں کی تقسیم بھی علاقائی آبادی کے مطابق کرتی ہے۔ اضلاع اور تحصیلوں وغیرہ کی تقسیم اور نئے تھانوں کے قیام کا زیادہ انحصار اس علاقے کی آبادی پر ہوتا ہے۔ خوراک کی تقسیم، ذرائع روزگار کی فراہمی، اسکولوں اور کالجوں کا قیام، ہسپتالوں اور صحت عامہ کے دوسرے منصوبوں کی تکمیل، مکانات کی تعمیر، بجلی اور پانی کی منصوبہ بندی، ذرائع آمد ورفت اور صنعتوں کی ترقی کے لیے بھی آبادی کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے۔ ایسی صورت حال میں سب اہل وطن کی یہ قومی ذمہ داری ہے کہ مردم شماری کے لیے اگر کوئی کارکن آپ کے دروازے پر دستک دے تو آپ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس قومی فرض کو پورا کریں اور مردم شماری کے عملے کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں۔

آخر میں ہم حکومت سے جہاں یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس بار مردم شماری کو یقینی بنانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے وہاں یہ مطالبہ بھی کریں گے کہ وہ ملک سے غیر قانونی قیام پذیر غیر ملکی افراد کو قانونی انداز میں ملک سے باہر نکالنے میں کسی روایتی غفلت کا مظاہرہ نہ کرے۔ اس سے یقیناً ملک وملت کا بھلا ہوگا۔

سی این جی کی قیمتوں کا تعین

حکومت نے سی این جی مالکان کا یہ بے جا مطالبہ تسلیم کر لیا ہے کہ انہیں سی این جی قیمتیں خود مقرر کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔ اس طرح انہیں کھلی چھٹی دے دی ہے کہ وہ جس طرح چاہیں گاڑی مالکان کو زیر بار کریں۔ جبکہ اس سے قبل قیمتوں کے تعین کا اختیار اوگرا کے پاس تھا۔ عوام نے اس ناروا فیصلے کے خلاف گہرے افسوس اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سی این جی مالکان جب اپنی مرضی سے قیمتیں بڑھائیں گے تو ظاہر ہے کہ سوزوکی، ویگنوں اور دوسری گاڑیوں کے کرائے بھی بڑھ جائیں گے۔ پھر عوام میں اس رویے کے خلاف شدید ردعمل سامنے آئے گا۔ دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ حکومت کو یہ فیصلہ واپس لے لینا چاہیے تاکہ سی این جی مالکان من مانی نہ کر سکیں اور لاکھوں گاڑیوں والے ان کے رحم وکرم پر نہ رہ جائیں۔

علامہ اقبال کے نظریات وبیان کے مطابق قائداعظم اسلام کے مرد مومن تھے۔ امیر محترم

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی تحریک آزادی بے انصافیوں کا رد عمل ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر کے نو منتخب امیر مولانا صدیق بالاکوٹی، ناظم دانیال شہاب اور ناظم مالیات فیصل یعقوب سے حلف برداری کی تقریب سے خطاب

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ قائداعظم نے ہندوؤں اور انگریزوں کے ساتھ ساتھ اپنے غداروں سے بھی مقابلہ کیا۔ انہوں نے کشمیری مسلمانوں کی کشمیر کے ڈوگرہ مہاراجہ کے ظلم وستم اور اقتدار کے خلاف جدوجہد کی، برصغیر کے مسلمانوں کی طرف سے نہ صرف مکمل حمایت ظاہر کی بلکہ کشمیریوں اور برصغیر کے مسلمانوں کی جدوجہد کو ہم آہنگ قرار دیا۔ اس امر کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر کے نو منتخب امیر مولانا محمد صدیق بالا کوٹی، ناظم دانیال شہاب اور ناظم مالیات فیصل یعقوب سے حلف لینے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ قائداعظم نے نہ صرف برصغیر کے تمام مسلمانوں کو اپنی بے خوف، پراعتماد اور ولولہ انگیز قیادت میں متحد کیا، بلکہ گاندھی، نہرو، پٹیل اور انگریزوں کو چاروں شانے چت کر دیا۔ ہندوؤں اور انگریزوں نے کئی سازشیں کیں، لیکن وہ قائداعظم کے استقلال کو نہ ہلا سکے۔ قائداعظم، علامہ اقبال کے نظریات و بیان کے مطابق اسلام کے مرد مومن تھے۔ قائداعظم سمجھتے تھے کہ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی تحریک آزادی بے انصافیوں کا ردعمل ہے جو ایک صدی سے ان پر روا رکھی گئی ہیں۔ جب کسی قوم پر جبر حد سے بڑھ جائے تو بالآخر وہ قوم بے انصافیوں کے ازالہ کیلئے اور حقوق طلبی کیلئے بیدار ہو جاتی ہے۔ ہندوستان اور آزاد کشمیر کے کروڑوں مسلمان کشمیر کے مسلمانوں کو ان کی جدوجہد آزادی میں تنہا نہیں چھوڑ سکتے اور نہ ہی محض تماشائی رہ سکتے ہیں۔ قائداعظم ریاستی مسلمانوں کے دکھ درد میں برابر کے شریک تھے۔ ساجد میر نے کہا کہ کشمیر جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے پاکستان کا ایک حصہ ہے اور سیاسی اعتبار سے بھی اس کا پاکستان میں شامل ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آزاد کشمیر کی نو منتخب پارٹی قیادت قرآن وسنت کی بالادستی اور کشمیریوں کے حقوق کے لیے بھرپور جدوجہد کرے گی۔ اس موقع پر سینئر نائب امیر مولانا علی محمد ابوتراب بھی موجود تھے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
ساہلیاں کالونی میاں چنوں ضلع خانیوال پاکستان
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

گھر میں کتا رکھنا!

سوال حدیث میں ہے کہ جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے' ایسے حالات میں حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی کیا حیثیت ہے؟ کیا حفاظتی کتے کی موجودگی میں ملائکہ رحمت نہیں آتے؟ اس کی وضاحت فرما دیں۔

جواب اس میں کوئی شک نہیں کہ جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں جاتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔'' (بخاری' اللباس: ۵۹۴۹)

چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے ایک دفعہ سیدنا جبریل علیہ السلام نے آنے کا وعدہ کیا' ان کے آنے میں تاخیر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے' دیکھا تو سیدنا جبریل علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپ کو اندر آنے میں کیا رکاوٹ تھی؟'' انہوں نے فرمایا: ''گھر میں ایک کتا ہے اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔'' (مسند امام احمد: ج ۶' ص ۱۴۲)

اس حدیث میں فرشتے سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں' اس کے علاوہ حفاظت کے فرشتے' موت کے فرشتے اور کراما کاتبین فرشتوں کے لیے کوئی چیز بھی رکاوٹ نہیں بنتی' وہ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں اور ہر جگہ آ جاتے ہیں' اسی طرح کتوں سے مراد عام کتے ہیں۔ کیونکہ جس گھر میں بوجہ ضرورت کتا رکھا جائے وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود چند کتے رکھنے کی اجازت دی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت والے کتے یا شکاری یا کھیتی کی حفاظت والے کتے کے علاوہ اور کتا رکھا تو اس کے اجر سے روزانہ ایک قیراط کم کیا جاتا ہے۔'' (بخاری' الحرث والمزارعۃ: ۲۳۲۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھیتی باڑی اور مویشیوں کی حفاظت کرنے والے یا شکار کرنے والے کتے اس وعید سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کی اجازت خود شارع علیہ السلام نے دی ہے اور آپ کا ہر کام منشائے الٰہی کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے اس کی صراحت کی ہے۔ (النجم: ۳' ۴)

ایک مسلمان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ محض شوقیہ طور پر ایک نجس مخلوق پالے اور ان کی حفاظت کرے' بہرحال حفاظتی کتے رکھنے کی اجازت ہے' امید ہے کہ یہ قسم ملائکہ رحمت کے لیے رکاوٹ کا باعث نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم!

سورج اور چاند کا آگ میں جانا

سوال ہمارے ایک خطیب نے دوران خطبہ بتایا کہ قیامت کے دن سورج اور چاند کو آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو سورج اور چاند کو کس جرم کی پاداش میں نذر آتش کیا جائے گا؟

جواب سورج اور چاند دونوں اللہ کی مخلوق ہیں' اللہ تعالیٰ جو چاہے ان کے ساتھ سلوک کر سکتا ہے۔ آخر ہم دنیا میں انہیں دیکھتے ہیں کہ انہیں بعض اوقات بے نور کر دیا جاتا ہے۔ آخر یہ دونوں جو گرہن سے دو چار ہوتے ہیں' ان کا کیا قصور ہے؟ اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دیے جائیں گے۔ (بخاری' بدء الخلق: ۳۲۰۰)

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن شمس و قمر کو بے نور کر کے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (سلسلہ الاحادیث الصحیحہ: ج ۱' ص ۲۹۲)

انہیں بے نور کر کے آگ میں پھینک کر انہیں عذاب دینا مقصود نہیں بلکہ ان کی عبادت کرنے والوں کو شرمسار کیا جائے گا کہ جن کی تم عبادت کرتے تھے ان کا حال دیکھ لو اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جو دوزخ میں ہوگا اسے ضرور عذاب ہوگا کیونکہ دوزخ میں عذاب دینے والے فرشتے اور آگ کو تیز کرنے والے پتھر بھی ہوں گے۔ حالانکہ فرشتے معصوم ہیں اور پتھر وغیرہ بے جان اور بے قصور ہیں۔ بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ چونکہ ان دونوں کی پیدائش آگ سے ہوئی تھی' اس لیے آخر کار انہیں آگ میں ہی لوٹا دیا جائے گا۔ (فتح الباری: ج ۶' ص ۳۶۱)

ہمارے رجحان کے مطابق سورج اور چاند کو بے نور کر کے جہنم میں ڈالنے میں دو سبق پنہاں ہیں:

- یہ دونوں اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں معبود کا درجہ دیا جائے اور انہیں سجدہ کیا جائے بلکہ سجدے اور عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہمیں یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اگر ایسی فرمانبردار اور اطاعت گذار مخلوق کو بے نور کیا جا سکتا ہے تو انسان جو سراسر نافرمانی اور اطمینان میں مصروف ہیں' انہیں کسی بھی

وقت صفحۂ ہستی سے مٹایا جا سکتا ہے۔

بہرحال یہ حقیقت ہے کہ قیامت کے دن سورج اور چاند کو بے نور کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا تا کہ ان کی عبادت کرنے والوں کو پتہ چلے کہ یہ دونوں اللہ کے حضور عاجز و درماندہ ہیں۔ واللہ اعلم!

قطب اور ابدال

سوال صوفیاء کہتے ہیں کہ اس عالم رنگ و بو کا نظام دنیا میں موجود قطب اور ابدال کی وجہ سے ہے' وہ اس کا نظام چلاتے ہیں' یہ قطب اور ابدال کون ہیں اور ان کی کیا حیثیت ہے؟ کیا احادیث میں ان کے متعلق کوئی ذکر آیا ہے؟

جواب اگرچہ ہمارے ہاں مشہور ہے کہ دنیا میں غوث و ابدال اور اوتار و اقطاب ہر رنگ میں موجود رہتے ہیں اور یہ دنیا کا نظام چلاتے ہیں' لیکن یہ سوچ اور فکر سراسر غیر اسلامی اور عقیدہ توحید کے منافی ہے۔ کیونکہ عالم رنگ و بو کا نظام اللہ تعالیٰ چلا رہا ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس قسم کی باتیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔ (مجموع الفتاویٰ: ج ۱۱' ص ۴۴۱)

ان کے شاگرد رشید امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں: ''ابدال و اقطاب اور اغواث و اوتار کے متعلق تمام احادیث خود ساختہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی منسوب ہیں۔'' (المنار المنیف: ۱۳۶)

اس مختصر وضاحت کے بعد ہم ذیل میں ایک حدیث اور اس پر اپنا تبصرہ بیان کرتے ہیں:

⊙ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابدال شام میں ہیں' ان کی تعداد چالیس ہے' جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل دیتا ہے۔ ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے نیز ان کے ذریعے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے اہل شام کو عذاب سے محفوظ کیا جاتا ہے۔'' (مسند امام احمد: ج ۱' ص ۱۱۲)

یہ حدیث ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کا ایک راوی شریح بن عبید ہے جس کی ملاقات سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں' اس روایت کے متعلق امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''یہ حدیث منقطع ہے اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔'' (الفرقان: ۱۰۱)

بہرحال اس سلسلہ میں اور بھی احادیث بیان کی جاتی ہیں جو محدثین کے اصول صحت پر پوری نہیں اترتیں' نیز اس طرح کا عقیدہ رکھنا قطعاً جائز نہیں' ہم خود دیکھ رہے ہیں کہ آج شام اور اہل شام کو تباہ کیا جا رہا ہے لیکن ہمیں وہ ابدال نظر نہیں آ رہے جو بزعم خویش ان کی حفاظت پر مامور ہیں۔ واللہ اعلم!

میاں بیوی کو اکٹھے دفن کرنا

سوال اگر کسی حادثہ میں میاں بیوی دونوں فوت ہو جائیں تو کیا انہیں قبر میں اکٹھے دفن کیا جا سکتا ہے؟ قرآن و حدیث میں اس کی کوئی گنجائش ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب اہل اسلام کا اس امر پر اجماع ہے کہ ایک قبر میں صرف ایک آدمی کو دفن کیا جائے' ہاں اگر اس کی ضرورت ہو تو دو یا تین کو بھی ایک قبر میں دفن کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ شہدائے احد کے متعلق سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو دو کو ایک چادر میں رکھ کر فرماتے تھے کہ ان میں سے قرآن کا علم کس کو زیادہ تھا؟ جب ان میں سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو لحد میں آپ اسے آگے رکھتے۔ (بخاری' الجنائز: ۱۳۴۳)

اس حدیث پر امام بخاریؒ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''دو یا تین آدمیوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا۔'' (بخاری' الجنائز' باب نمبر ۷۳)

حافظ ابن حجرؒ اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''بوقت ضرورت دو عورتوں کو بھی ایک قبر میں جمع کیا جا سکتا ہے' اسی طرح مرد اور عورت کو بھی ایک ساتھ دفن کیا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں آدمی کو آگے اور عورت کو اس کے پیچھے رکھا جائے۔ نیز درمیان میں مٹی وغیرہ سے رکاوٹ کھڑی کر دی جائے خصوصاً جبکہ مرد اور عورت باہم اجنبی ہوں۔'' (فتح الباری: ج ۳' ص ۲۷۰)

شہداء احد کو ایک قبر میں جمع کرنا بھی ایک ضرورت کے پیش نظر تھا جیسا کہ دیگر روایات میں اس کی صراحت ہے۔ جیسا کہ ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ہم نے غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ ہر میت کے لیے اگر الگ قبر کھودنا ہمارے لیے بہت گراں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبریں کھودو' گہری کھودو اور اچھی طرح کھودو پھر دو دو اور تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کر دو۔'' (نسائی' الجنائز: ۲۰۱۲)

غزوۂ احد میں شہداء زیادہ تھے' باقی ماندہ لوگ زخموں سے چور تھے' ایسی حالت میں وہاں ستر قبریں کھودنا بہت مشکل تھا' اس لیے ضرورت کے پیش نظر ایک سے زائد آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنے کی اجازت دی گئی۔ صورت مسئولہ میں اگر اس طرح کی ''ضرورت'' ہو تو میاں بیوی دونوں کو ایک قبر میں دفن کیا جا سکتا ہے بصورت دیگر ان کے لیے الگ الگ قبریں تیار کی جائیں۔ واللہ اعلم!

مساجد... اسلام کی امتیازی علامت

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر عبدالمحسن قاسم حفظہ اللہ

مترجم: جناب محمد القیوم محمد الستار
نظر ثانی: جناب عدیل احمد آزاد

تاریخ: 25 ربیع الاول 1438ھ / 24 دسمبر 2016ء

حمد وثنا کے بعد:

اے اہل اسلام! اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو ایک دوسرے پر فضیلت دی اور دینے چاہتا ہے اسے اپنے فضل وکرم سے نوازتا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس کی شریعت کو اپنائیں اور ہر مسلمان کو فضیلت حاصل کرنے کے لیے شریعت پر عمل کرنے میں تیزی دکھانا ہوگی۔ بلند مرتبہ حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ انسانوں کو عزت وفضیلت' تقویٰ اور بندگی کی بنیاد پر ملتی ہے۔ یاد رکھو! تقویٰ اور بندگی میں تمام لوگ ایک جیسے نہیں ہیں۔

جس طرح انسانوں میں درجے اور مرتبے ہیں اسی طرح زمین کے بھی درجات اور مراتب ہیں اور سب سے بہترین وہ گوشہ زمین ہے جہاں اللہ کی عبادت کی جائے۔ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ترین جگہیں مسجدیں ہیں۔'' کیونکہ مسجدوں میں اللہ کی عبادت کی جاتی ہے۔ ذکر واذکار کیے جاتے ہیں۔ مساجد مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہیں ہیں اور ان میں دین کی امتیازی علامات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

سب سے افضل اور عظیم ترین مسجد مسجد الحرام ہے اور یہ زمین پر بنائی گئی سب سے پہلی مسجد ہے' یہ لوگوں کی ہدایت کے لیے روشن چراغ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے۔ اس کو خیر وبرکت دی گئی ہے اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت کا مرکز بنا دیا گیا ہے۔'' (آل عمران)

اس مسجد میں خانہ کعبہ کا طواف بھی کیا جاتا ہے اور یہی مسجد مسلمانوں کا قبلہ بھی ہے اور اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

فضیلت کے لحاظ سے دوسرا درجہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کا ہے یعنی مسجد نبوی کا۔ اس مسجد کی بنیاد متقی دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ مسجد نبوی میں ایک نماز کے ثواب باقی مساجد میں ادا کی گئی ایک ہزار نمازوں سے زیادہ ہے اور یہ آخری مسجد ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے بنایا تھا۔

مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا پہلا قبلہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی سیر بھی کروائی گئی' مسجد حرام کے بعد زمین پر مسجد اقصیٰ تعمیر کی گئی تھی۔ صرف ان تین مساجد کی طرف ثواب کی نیت سے سفر کیا جا سکتا ہے۔ بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ثواب کی نیت سے تین مسجدوں کی طرف سواریاں دوڑائی جا سکتی ہیں: مسجد نبوی' مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا:

''تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی جگہ یا مسجد کی طرف سفر کرنا درست نہیں۔''

مسجد قباء ایسی مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے گھر سے باوضو ہو کر مسجد قباء کی طرف نکلے اور اس میں نماز ادا کرے تو اسے عمرے کا ثواب ملتا ہے۔'' آپ ﷺ ہر ہفتے کے دن پیدل یا سوار ہو کر مسجد قباء تشریف لے جایا کرتے تھے۔

مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد اقصیٰ اور مسجد قباء کے علاوہ روئے زمین پر کوئی ایسی مسجد نہیں ہے جس کی کوئی اضافی فضیلت ہو ان مسجدوں کے علاوہ باقی تمام مساجد برابر ہیں۔

نبی کریم ﷺ جب قباء پہنچے تو وہاں پر مسجد بنائی اور اسی طرح جب مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں پر بھی مسجد بنائی۔

مسجدوں کا بنانا اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور عبادت بھی ہے۔ جو مسجد بناتا ہے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کروائی اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔''

مسجد کی طرف آنے والے کو بہت زیادہ ثواب سے نوازا جاتا ہے۔ مسلم کی حدیث ہے کہ مسجد کی طرف اُٹھائے گئے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے' ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ بلکہ مسجد سے گھر تک اُٹھائے گئے قدموں پر بھی یہی ثواب دیا جاتا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مسجد سے گھر تک چلنے پر بھی مجھے اجر سے نوازا جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مسجد کی طرف آنے اور مسجد سے جانے دونوں کے ثواب جمع کر دیئے ہیں۔''

مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور مسجد میں نماز کا انتظار کرنا بہت زیادہ ثواب کا ذریعہ ہے۔ بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ جو آدمی صبح یا شام مسجد کی طرف آئے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمان نوازی کرے گا۔

بخاری ومسلم کی روایت ہے کہ لوگوں میں سے نماز کا سب سے زیادہ ثواب اسے ملتا ہے جو دور سے چل کر آتا ہے اور جو آدمی مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے اور باجماعت نماز ادا کرتا ہے اسے ایسے آدمی سے زیادہ ثواب ملتا ہے جو نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

جس طرح انسانوں میں درجے اور مرتبے ہیں اسی طرح زمین کے بھی درجات اور مراتب ہیں اور سب سے بہترین وہ گوشہ زمین ہے جہاں اللہ کی عبادت کی جائے۔

گناہوں کو معاف کروانے کا ایک بڑا ذریعہ مسجد کی طرف پیدل چل کر آنا ہے۔ مسلم کی حدیث ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی نماز کے لیے اچھی طرح وضو کرے' فرض نماز کے لیے مسجد کی طرف چل پڑے اور پھر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

مسجد سے دل لگانا اور محبت کرنا ہدایت اور اصلاح کے ذریعوں میں سے ایک ذریعہ ہے۔ ایسا آدمی ان سات آدمیوں میں سے ایک ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن عرش الٰہی کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

امام نوویؒ نے کہا ہے کہ اس سے مراد ایسا آدمی ہے جو مسجد سے بے پناہ محبت کرتا ہو اور نماز باجماعت ادا کرتا ہو۔

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ جو آدمی مسجد میں جا کر نماز کے لیے بیٹھ جائے تو وہ ایسے ہے جیسے حالت نماز میں ہو' جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

پہلی امتوں میں بھی مسجدوں کی بہت عظمت وفضیلت تھی' اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام کو مسجد حرام کی صفائی کا حکم ارشاد فرمایا:

﴿وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝﴾

''اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی تھی کہ میرے گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے پاکیزہ رکھو۔'' (البقرۃ)

اسی طرح عمران کی بیوی نے نذر مانی تھی کہ اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اسے مسجد اقصیٰ کی خدمت کے لیے وقف کر دے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝﴾

''اے میرے پروردگار! جو میرے پیٹ میں ہے میں تیری نذر مانتی ہوں کہ وہ تیرے لیے وقف ہو گا۔'' (ال عمران)

جو کوئی بھی مسجد کی خدمت کرتا ہے اسلام اسے بلند کرتا ہے اور اسے عظمت سے نوازتا ہے۔ بخاری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک خاتون کے بارے میں پوچھا جو مسجد کی صفائی کرتی تھی تو لوگوں نے کہا کہ وہ تو وفات پا چکی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر بتاؤ' جب آپ کو اس کی قبر کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

مساجد کی صفائی کا اہتمام کرنا چاہیے' جب ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور وہاں پر بہا دیا اور پھر اس دیہاتی کو مسجد کی حرمت بتائی کہ مسجدیں پیشاب وغیرہ کے لیے نہیں بنائی گئیں۔

مسجدوں کے ادب میں سے ہے کہ وہاں صاف ستھرا ہو کر جایا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور مسجد میں نماز کا انتظار کرنا بہت زیادہ ثواب کا ذریعہ ہے۔ بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ جو آدمی صبح یا شام مسجد کی طرف آئے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمان نوازی کرے گا۔

﴿يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾

''اے اولاد آدم! ہر مسجد میں زینت سے آراستہ ہو کر آیا کرو۔'' (الاعراف)

مسجد کی تعظیم یہ بھی ہے کہ وہاں پر اُٹھتے بیٹھتے، چلتے ہوئے سکون اور وقار کو ملحوظ رکھا جائے۔

بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ جب نماز ادا کی جا رہی ہو تو اس کی طرف دوڑ کر مت آؤ بلکہ آتے ہوئے پروقار انداز میں آؤ' جتنی نماز مل جائے وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے مکمل کر لو۔

جب کوئی آدمی مسجد میں آئے تو پہلے اپنا دایاں قدم مسجد میں رکھے کیونکہ مسجد عبادت کی جگہ ہے۔ مسجد میں رحمت مانگی جاتی ہے اور دعا کی جاتی ہے' جب مسجد میں داخل ہو تو کہے: ''اے اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب مسجد سے نکلنے لگے تو کہے: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔''

مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے۔ مسجد سے اذان کی آواز تحفظ اور امن کی علامت بھی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ میں اذان سنتے تو رک جاتے۔ نماز پہلی صفوں میں پڑھنے کے لیے لوگوں کو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ ''اگر لوگوں کو پہلی صف کے ثواب کا پتہ چل جائے تو انہیں پہلی صف میں نماز پڑھنے کے لیے قرعہ اندازی کرنا پڑے تو یہ قرعہ اندازی بھی کریں گے۔''

فرض نماز جب ادا کی جا رہی ہو تو اس وقت صرف فرض نماز باجماعت ہی پڑھی جائے اس کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے مسجدوں کو آباد رکھنے کی حکمت بتاتے ہوئے فرمایا: انہیں آباد رکھنا چاہیے کیونکہ یہاں پر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے' نماز پڑھی جاتی ہے اور قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔

مساجد کو ذکر الٰہی سے آباد کیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''(اللہ کی طرف ہدایت پانے والے) ان مسجدوں میں پائے جاتے ہیں جنہیں بلند کرنے کا اور ذکر کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔'' (النور)

جو لوگ اللہ کی اطاعت کر کے مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ نے دنیا کے فتنوں سے بچا کر رکھا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ان میں ایسے لوگ ہیں جو صبح اور شام اس کی تسبیح کرتے ہیں اور انہیں تجارت' خرید وفروخت' اللہ کی یاد' نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔'' (النور)

مسجدوں کو آباد کرنے والوں کے ایمان اور ہدایت کی گواہی اللہ نے دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے' یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔'' (التوبہ)

فرشتے مسجدوں میں آتے ہیں' خطبے بھی سنتے ہیں اور

علم کی مجلسوں کو گھیر لیتے ہیں۔ مسلم کی حدیث ہے کہ جو لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر قرآن کی تلاوت کریں اور ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیں تو ان پر سکون نازل ہوتا ہے۔ انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے' فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے ہاں موجود فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ مسجدوں میں علم حاصل کرنا دنیا کے ساز وسامان سے بہتر ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تمہارے اندر کوئی ایسا نہیں جو مسجد میں آ کر علم حاصل کرے یا پھر وہ دو آیتیں پڑھے جو اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے اپنی مسجد میں ایک جگہ تعلیم کے لیے خاص کر دی تھی اور وہاں سے ایک ایسی جماعت تیار ہوئی جن کی مثال نہیں ملتی۔

نبی کریم ﷺ ذکر واذکار اور تعلیم وتعلم کے حلقوں کی طرف آنے کی ترغیب دیتے تھے۔ مسجد میں روح کو سکون نصیب ہوتا ہے اور توجہ سے عبادت کی جاتی ہے۔ اسی لیے مسجدوں میں جھگڑا کرنا' لڑائی کرنا اور شور مچانا بے ہودہ کام ہیں۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسجدوں میں بازاروں جیسا شور وغل کرنے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو سنا جو مسجد میں شور مچا رہے تھے تو انہیں بلوا کر کہا:

''اگر تم مدینہ کے رہائشی ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا' کیونکہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں شور مچایا ہے۔''

مسجد امن اور اطمینان کی جگہ ہے۔ بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی مسجد یا بازار میں نیزہ لے کر آئے تو اس کی نوک کو روک رکھے۔''

مسجد میں عبادت کرنے والے کو کسی بھی قسم کی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے۔ جمعہ کے دن ایک آدمی مسجد میں آیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ جا تو نے اذیت پہنچائی ہے۔'' (ابوداود)

مسجد میں کسی کو بدبو سے بھی اذیت نہیں دینی چاہیے۔ بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی (کچا) لہسن یا پیاز کھا لے تو وہ ہماری مسجدوں سے دور رہے اور گھر میں بیٹھ جائے۔''

علامہ ابن الاثیرؒ نے فرمایا:

''یہ آدمی کے لیے مسجد سے دور رہنے کا عذر نہیں بلکہ اسے سزا کے طور پر کہا گیا۔ مسجد راحت وسکون کی جگہ ہے' مسجد آخرت کو یاد کرنے کی جگہ ہے۔ مسجد اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کی جگہ ہے اسی لیے مسجد میں خرید وفروخت سے منع کر دیا گیا ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ مسجد میں خرید وفروخت کر رہا ہے تو اسے کہو: اللہ تجھے تجارت میں فائدہ نہ دے۔''

مسجد میں دنیوی معاملات میں مشغولیت سے منع کر دیا گیا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ جو آدمی کسی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتا ہے تو اسے کہو: ''اللہ تجھے تیری چیز واپس نہ لوٹائے، کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔''

مسجد خوش بختی کا مرکز ہے، اسی لیے جب نبی کریم ﷺ کسی سفر سے لوٹتے تو پہلے مسجد آتے اور نماز ادا کرتے۔

﴿وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝﴾

''اور بے شک مسجدیں اللہ کیلئے ہیں ان میں اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکاریں۔'' (الجن)

مسجدیں لوگوں کے دعا مانگنے اور دیگر نفع بخش کاموں کے سرانجام دینے کی جگہیں ہیں' اسی لیے قبریں مسجد میں نہیں بنانی چاہئیں اور مسجد میں قبر کا ہونا غیر اللہ کی عبادت کا ایک ذریعہ ہے۔

شریعت الٰہی کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کے دل اور زبان ایک کلمہ پر متحد ہوں اسی لیے مساجد میں تفرقہ بازی اور اختلافات پھیلانا درست نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے مسجد اس لیے بنائی تا کہ وہ حق کو نقصان پہنچا سکیں اور کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈال سکیں۔'' اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا: ''یہ لوگ قطعی جھوٹے ہیں۔'' (التوبہ)

جو آدمی مسجد کے مقابلے میں مزارات اور قبروں کی تعمیر کرتا ہے تو یہ بھی مسجد ضرار کی طرح ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ نقصان دہ۔ تمام مسجدوں میں ایک جیسی عبادتیں کی جاتی ہیں۔ مسجد حرام کے علاوہ اس میں طواف بھی کیا جاتا ہے۔

اے اہل اسلام! مسجدیں مسلمانوں کی عزت اور شرف ہیں اور دین کا شعار ہیں' جو آدمی نماز اور ذکر الٰہی کے ذریعے مسجدوں کو آباد کرتا ہے اللہ اسے بلندیوں سے نوازتا اور اسے خوش نصیب بنا دیتا ہے۔

''اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے' یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔'' (التوبہ)

مسجدوں میں کتاب وسنت کی تعلیم' اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل بھی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی اور اسی تعلیم سے وقت اور عمل میں برکت پیدا ہوتی ہے' یہی تعلیم انسان کی ذات اور اس کی اولاد کی اصلاح کا ذریعہ ہے' جو اس سے محروم رہا وہ بہت بڑی خیر اور بھلائی سے محروم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے محمد! ان سے کہو! میرے رب نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اور ہر سجدہ کے وقت رخ سیدھا کر لیا کرو اور تمام تر فرماں برداری اس کے لیے خالص کرتے ہوئے عبادت کیا کرو۔'' (الاعراف)

دوسرا خطبہ

اے اہل اسلام! باجماعت نماز مسجدوں میں ادا کرنا فرض اور دین اسلام کی امتیازی علامات میں سے ہے اور نماز چھوڑ دینا نفاق کی علامات میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے ایسے نابینا شخص جسے مسجد لانے والا کوئی نہیں تھا کو بھی نماز سے پیچھے رہنے کی اجازت نہیں دی تھی۔

دین اسلام کی یہ خوبی ہے کہ یہ شہروں اور دیہاتوں کے ہر گھر تک پہنچے گا اور کوئی بھی اسلام کو غالب ہونے سے نہیں روک سکتا۔ علامہ ابن کثیر نے فرمایا کہ جو اسلام کو

مٹانے کی کوشش کرتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے کوئی سورج کی کرنوں کو مٹانے کی کوشش کر رہا ہو یا پھر اپنی پھونکوں سے وہ چاند کی روشنی کو ختم کرنا چاہ رہا ہو۔ اسی لیے اللہ نے فرمایا: ''اور اللہ نے اس کو رد کر دیا ہے اور وہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا اگرچہ یہ کافروں کو ناگوار گذرے۔''

مسلمانوں پر نازل ہونے والے فتنے اور جنگیں' تباہی و بربادی اور دشمنوں کا غلبہ ان سب کا حل مسجدوں میں اللہ کی طرف رجوع کرنے میں ہے' نمازیں پڑھنے میں ہے اور قرآن کی تلاوت میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کا وعدہ فرمایا:

''اگرچہ اسباب اور وسائل کم ہیں' مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی تھی جب وہ تھوڑے تھے اور غزوہ احزاب کے موقع پر مشرکین نے جمع ہو کر رسول اللہ e کا محاصرہ کر لیا تھا تو اللہ نے مدد کرتے ہوئے ایسی ہوا چلا دی اور لشکر بھیج دیے جنہیں تم نہیں دیکھ سکے اور انہوں نے مشرکین کو ذلیل و رسوا کر دیا۔''

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد پر قادر ہے اور وہ مسلمانوں کو آزماتا ہے اور ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے تاکہ مسلمان درجہ شہادت حاصل کر سکیں اور صبر کریں اور اللہ سے تعلق بھی مضبوط کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اگر اللہ چاہے تو ان سے بدلہ لے لے مگر وہ تمہیں آزماتا ہے۔''

دعا مومن کا ہتھیار ہے' ہر خوشی اور غمی میں دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے سے اللہ کی نصرت اور مدد حاصل ہوتی ہے۔ جب تکلیفیں بڑھ جائیں' مصیبتیں زیادہ ہو جائیں تو ان کے بعد کشادگی اور آسانی آتی ہے اور جو کچھ لوگ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما' شرک اور مشرکین کو ذلیل و رسوا کر دے' دشمنان دین کو تباہ و برباد کر دے' ہمارے اس ملک کو اور تمام مسلم ممالک کو امن و امان عطا فرما۔ اے اللہ! دنیا کے ہر کونے میں مسلمانوں کی اصلاح فرما۔ اے رب العالمین! انہیں جلد از جلد آسانی' نصرت اور غلبہ عطا فرما۔ اے اللہ! دشمنانِ دین کو مشکلات میں گھیر دے' انہیں زلزلوں سے دو چار کر دے۔ ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دے۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے نواز دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ آمین!

.....

بتیہ — زندگی کا ایک سال اور گذر گیا

کے باشندوں نے ملکی ترقی اور اس کی تعمیر نو کے لیے اپنی مصروفیات میں سے صرف دو گھنٹے ملکی تعمیر و ترقی کیلئے وقف کر دیئے' ہر کوئی اپنے دن کی مصروفیات میں سے دو گھنٹے بلا معاوضہ کام کرتا تھا' اس طرح انہوں نے یکجا ہو کر جانفشانی سے حالات کا مقابلہ کیا کہ آخر کار ایسی زبردست قوت کے طور پر دوبارہ ابھرا کہ اب کوئی بھی ملک اس سے مقابلہ کرنے کو تیار نہیں۔

ذرا غور فرمایئے کہ اگر ہم اپنے اوقات میں سے صرف دو گھنٹے دعوت الی اللہ کیلئے وقف کر دیں تو کیا اسلام کا غلبہ ممکن نہیں؟؟

کاروباری طبقہ اگر دن میں سے دو گھنٹے کی آمدنی اسلام کیلئے وقف کر دے تو عالم اسلام کی روزانہ کی آمدنی دو ہزار ملین ڈالر ہو جائے گی' اس طرح ایک ماہ کی آمدنی ساٹھ ہزار ملین ڈالر ہو جائے گی اور یہ رقم مسلمانوں کو اقتصادی طور پر اس قدر مضبوط کر سکتی ہے کہ اس کے بعد کسی بھی اسلامی ملک کو کسی غیر مسلم ملک سے بھیک مانگنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔

اسی طرح دعوت کے میدان میں اگر ہر مسلمان دو گھنٹے وقف کر دے تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے' اس طرح اسلام تمام اقوام عالم کا مشترکہ مذہب بن جائے گا۔ اگر ٹیکنالوجی اور سائنس کے میدان میں مسلمان ماہرین دو گھنٹے اسلام کے لیے وقف کر دیں تو مسلمان تمام کائنات کی قیادت کر سکتے ہیں اور انسانیت کو یہود و نصاریٰ کے تسلط سے آزادی دلوا سکتے ہیں۔ جرمنی سے زیادہ ہم مسلمان ایسے کام کے مستحق ہیں کیونکہ اس نے تو فقط دنیا کے لیے ایسا کیا جب کہ ہمارے سامنے دنیا و آخرت دونوں ہیں۔

آیئے! اپنے نئے سال کو نئے جذبے اور نئے ولولے سے شروع کریں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کے عہد کی تجدید کے ساتھ نئے سال کا آغاز کریں۔ فضول قسم کی مجالس اور لایعنی گفتگو کی بجائے ذکر اللہ کو اپنا شعار بنائیں، اپنی سوچ اور فکر کے زاویئے کو مثبت اور مفید موضوعات کی طرف موڑتے ہوئے مسلم امہ کے زوال کے اسباب تلاش کریں اور پھر ان اسباب کی بیخ کنی کیلئے عملی جدوجہد کا آغاز کریں۔

بتیہ — سید کائنات ﷺ کے آباؤ اجداد

طرح ان کا نام ''نزار'' رکھ دیا گیا۔

ان کی نسبت سے رسول اللہ ﷺ کو ''نزاری'' بھی کہا جاتا ہے۔ امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا نسب ان سے جا کر ملتا ہے۔ جناب نزار کے ایک فرزند کا نام ''مُضر'' ہے۔

جناب مضر:

آپ رسول اکرم ﷺ کے نسب میں اٹھارویں نمبر پر آتے ہیں۔ میم پر پیش' اس کے بعد ضاد پر زبر اور آخر میں راء ہے۔ یہ لفظ ''مضیرہ'' سے ماخوذ ہے۔ سفید دودھ کو کہتے ہیں۔ آپ از حد وجیہ' خوب رو اور گوری' سفید رنگت رکھتے تھے۔ اس لیے آپ کا نام ''مضر'' رکھا گیا۔ آپ ملت ابراہیمی پر شدت سے کاربند اور اس کے احیاء و ترویج کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ آپ کی وجہ سے اس دور میں سنت و ملت ابراہیمی کی خوب ترویج ہوئی۔

اللہ کریم نے آپ کو انتہائی خوبصورت اور مترنم آواز کی نعمت سے نوازا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ ''مضر کی بابت کوئی نازیبا لفظ نہ کہنا کیونکہ وہ مسلم تھے۔'' ان کے والد نزار کی وصیت کے مطابق انہیں قبہ (خیمہ) جو سرخ چمڑے کا بنا ہوا تھا' وہ ملا۔ علاوہ ازیں کثیر تعداد میں سرخ اونٹ اور سرخ دیناروں کے بھاری خزانے آپ کے حصے میں آئے۔ اس لیے انہیں ''مضر الحمراء'' یعنی سرخ مال و دولت والا بھی کہا جاتا ہے۔

اونٹوں کو تیز چلانے کے لیے حدی خوانی کا طریقہ انہی کی ایجاد ہے۔ ان کی نسبت سے رسول اللہ ﷺ کو ''مُضری'' بھی لکھا جاتا ہے۔ آپ کے ایک فرزند کا نام الیاس تھا۔

جاری ہے

.....

سید کائنات ﷺ کے آباؤ اجداد

جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

اس کائنات میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سب سے اعلیٰ وافضل ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کا خاندان بھی دنیا بھر کے تمام خاندانوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد کی تفصیلات آپ کے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام تک بلکہ ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام تک کتب سیرت وتاریخ میں ملتی ہیں۔

دنیا کا کوئی بھی فرد دنیا کے کسی بھی خاندان کی عفت وعصمت کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ جبکہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے عالی قدر آباؤ اجداد کے متعلق زبان رسالت سے ارشاد فرمایا کہ ''آدم علیہ السلام سے لے کر مجھ تک میرے پورے سلسلۂ نسب میں کہیں بھی زنا (بدکاری) کی آلائشیں نہیں آئیں۔ اس پورے سلسلے میں جائز اور شرعی نکاح کا تسلسل ہے۔'' (سبحان اللہ)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق کی تو مجھے سب سے اعلیٰ اور افضل گروہ میں بنایا۔ پھر قبائل کو چنا تو مجھے سب سے اعلیٰ اور افضل قبیلے میں شامل فرمایا' پھر اس نے گھرانوں کو چنا تو مجھے سب سے اعلیٰ اور اچھے گھرانے کا فرد بنایا۔ میں ذاتی طور پر بھی سب لوگوں سے افضل ہوں اور گھرانے کے اعتبار سے بھی سب سے برتر ہوں۔'' (جامع ترمذی)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ رب العزت نے اولادِ ابراہیم میں سے اسماعیل علیہ السلام کو چنا' پھر اولادِ اسماعیل میں سے کنانہ کا انتخاب کیا' پھر خاندان کنانہ میں سے قریش کا' پھر قریش میں سے بنو ہاشم کا اور بنو ہاشم میں سے میرا انتخاب کیا۔ (صحیح مسلم)

خود رسول اکرم ﷺ نے اپنا نسب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''عدنان تک میرا نسب بالکل صحیح ہے۔ اس کے بعد مؤرخین اور ماہرین انساب کے بیانات میں قدرے اختلاف ہے۔'' (الطبقات)

یوں آپ ﷺ کے نسب نامے اور شجرۂ مبارکہ کے پہلے حصے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

آنحضرت ﷺ اور آپ کے خاندان کے امتیازات میں سے ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے آباؤ اجداد میں سے ہر ہر فرد کے بارے میں کافی معلومات تاریخ وسیرت کی کتب میں محفوظ ہیں۔ الحمدللہ۔

جناب عدنان:

نسب نبوی کی عمود میں جناب عدنان اکیسویں نمبر پر ہیں۔ یہ نام ''عدن'' سے ماخوذ ہے۔ ''عدن'' کا معنی ہے ''قیام کرنا'' آپ چھٹی صدی ہجری قبل مسیح میں بخت نصر کے ہم عصر تھے۔ آپ اللہ کے برگزیدہ اور عنداللہ از حد محترم ومکرم تھے۔ یہود کو عدنان سے شدید نفرت اور عداوت تھی۔ ایک دن یہ کہیں جا رہے تھے کہ دشمنوں نے ان کا پیچھا کرتے ہوئے دو پہاڑیوں کے درمیان پہنچ کر ان کو جا لیا۔ کافی دیر تک ان سے برسر پیکار رہے۔ بالآخر آپ کا گھوڑا زخمی ہو کر گر پڑا اور آپ جان بچانے کی غرض سے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ شریروں نے وہاں بھی آپ کو معاف نہ کیا اور آپ کا پیچھا کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے غیب سے آپ کی حفاظت کی اور اعداء کے شر سے محفوظ رکھا۔

سب سے پہلے آپ ہی نے بیت اللہ پر چمڑے کا غلاف چڑھا کر کعبہ کی غلاف پوشی کا طریقہ جاری کیا۔ آپ کے ایک فرزند کا اسم گرامی ''معد'' تھا۔

جناب معد:

آپ رسول اللہ ﷺ کے سلسلۂ نسب میں بیسویں نمبر پر ہیں۔ ''معد'' کا معنی ہے ''تازہ میوہ''۔

آپ کی کنیت ''ابوقضاعہ'' ہے۔ آپ از حد خوب رو تھے اور ہمیشہ ہشاش بشاش رہتے تھے۔ اس لیے آپ کا نام ''معد'' مشہور ہو گیا۔ ''معد'' کا معنی ''طاقتور'' بھی کیا جاتا ہے۔

آپ کے سترہ بیٹے تھے۔ آپ نے چالیس ہزار افراد پر مشتمل ایک فوج تیار کر کے بنی اسرائیل پر لشکر کشی کی اور فتح یاب ہوئے اور بقیۃ السیف یہودیوں کو گرفتار کر لیا۔ بنی اسرائیل نے اپنے دور کے نبی سے فریاد کی کہ وہ آل عدنان کے حق میں بد دعا کریں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان سے کہا گیا کہ آپ درگزر کریں اور ان کے خلاف بد دعا نہ کریں کیونکہ خاتم النبیین انہی کی اولاد و نسل سے ہو گا۔ اس طرح ان کے بارے میں وہ بد دعا قبول نہ ہوئی۔

بعض اہل سیر نے لکھا ہے کہ بخت نصر کے عہد میں ان کی عمر بارہ سال تھی۔ بخت نصر نے عرب پر حملہ کیا اور معد کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو لشکر میں موجود ایک نبی نے اس سے کہا کہ انہیں کچھ نہ کہو۔ آخری زمانے کا نبی ان کی اولاد میں سے ہو گا تو اس نے ان کی جان بخشی کر دی۔

آپ نے جرہم بن جلہمہ کی دختر سے شادی کی جس کے بطن سے ''نزار'' متولد ہوئے۔

جناب نزار:

یہ رسول اللہ ﷺ کے شجرۂ نسب میں انیسویں نمبر پر ہیں۔ نزار (نون کے نیچے زیر اس کے بعد زاء پر الف اور آخر میں راء ہے۔) کا معنی ہے یگانۂ روزگار اور یکتا۔ ان کی کنیت ابوربیعہ اور ابوایاد ہے۔ ان کا خاندان بہت مال دار اور صاحب ثروت تھا۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے تھے۔ ان کے والدین نے ان کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر خاص قسم کی چمک ملاحظہ کی تو فرطِ انبساط سے ایک ہزار اونٹ ذبح کر کے غرباء ومساکین میں تقسیم کر دیئے۔

اس پر لوگوں نے انہیں مسرف اور فضول خرچ کہا تو انہوں نے جواب دیا [ان ھذہ کلھا نزر] کہ یہ سب اللہ کا دیا ہوا ہے اور اس کی راہ میں خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس

باقی صفحہ 9 پر

زندگی کا ایک سال اور گزر گیا...؟!

تحریر: جناب پروفیسر حافظ احمد

اسلام میں وقت کی قدر و قیمت نہایت اہم ہے۔ اب جبکہ ہم نئے عیسوی سال ۲۰۱۷ء میں داخل ہو چکے ہیں' یہاں پر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ ہم نے گذر جانے والے سال میں کس قدر اپنے شب و روز نبی کریم ﷺ کے حیات طیبہ کے مطابق ڈھالا؟ گذشتہ سالوں کو مدنظر رکھ کر ذرا سوچیے کہ ہم آج کہاں کھڑے ہیں؟ ہماری زندگی لحہ بہ لحہ موت کی طرف رواں دواں ہے۔ وقت اپنی رفتار سے چلا جا رہا ہے اور اپنے ساتھ منٹ، دن، مہینے اور سال لیے جا رہا ہے۔ ذرا سوچیے کہ ہم نے کس قدر نیک اعمال کا ذخیرہ کیا ہے؟ قیامت کی سختیوں سے نبرد آزما ہونے کیلئے ہم نے کس قدر تیاری کر رکھی ہے؟ وہ دن کہ جس کے بارہ میں قرآن مجید کہہ رہا ہے کہ:

﴿يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا﴾ (الحج:۲)

''جس دن تم اس (قیامت) کو دیکھ لو گے' اس دن ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پلاتے بچے کو بھول جائے گی اور حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے۔''

ہم نے انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس دن کے لیے کیا جمع کر رکھا ہے جو دن ایک ہزار سال کے برابر ہو گا۔ میرے بھائیو!!! اگر جواب کی طرف توجہ کریں تو سوائے شرمندگی اور ندامت کے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں اور ہمیں اس چیز کا اعتراف بھی ہے۔ ہم میں سے ہر کوئی صبح سویرے کام کے لیے نکلتا ہے اور سارے دن کے کام کاج کے بعد شام کو تھکا ماندہ گھر لوٹتا ہے، کھانے کے دستر خوان پر اپنے اہل و عیال سے گفتگو کے بعد چند گھڑیاں ٹی وی پر فحش قسم کے پروگرامات دیکھتا ہے اور اس کے بعد بستر پر محو استراحت ہو جاتا ہے، اگلے دن پھر وہی کام اور مصروفیات اور بس..... یہی ہماری زندگی ہے۔ دن اور رات بھر کے اس سارے عمل میں کتنا وقت ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، اس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں گزارتے ہیں؟؟ اور کتنا ہمارا وقت دعوت الی اللہ میں گزرتا ہے؟؟؟

دع المكارم لا ترحل لبغيتها
واقعد فانك انت الطاعم الكاسى

ہمیں دنیا کی چاہت، مادہ پرستی، مال اور اولاد کی محبت نے دین سے دور کر رکھا ہے، جب کہ اسی مصیبت سے قرآن پاک نے ہمیں متنبہ کیا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ..... هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ (المنافقون)

''اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں، جو ایسا کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں۔''

آیئے! اپنے نئے سال کو نئے جذبے اور نئے ولولے سے شروع کریں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کے عہد کی تجدید کے ساتھ نئے سال کا آغاز کریں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[لا تزول قدما عبد حتى يسال عن اربع: عن عمره فيم افناه، وعن علمه ما فعل فيه، وعن ماله من اين اكتسبه وفيم انفقه، وعن جسمه فيم ابلاه] (رواه البخاری)

''ابن آدم قیامت کے دن اس وقت تک حرکت نہیں کر سکے گا جب تک چار سوالوں کے جواب نہ دے دے، ① عمر کو کہاں بسر کیا؟؟ ② جو علم سیکھا اس کے مطابق کتنا عمل کیا؟؟ ③ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟؟ ④ اور اپنے جسم کی توانائیوں کو کہاں خرچ کیا؟؟؟''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

''جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار مت کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار مت کرو اور صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو اور اپنی زندگی میں موت کیلئے تیاری کر رکھو۔''

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم سے ہماری عمروں کے بارے میں سوال کریں گے، کیا ہم زندگی کو اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کر رہے ہیں یا پھر لہو و لعب اور عیش و عشرت میں پڑے ہوئے ہیں؟؟ وہ ہم سے ہمارے جسموں کے بارے میں بھی سوال کرے گا کہ کیا ہم نے اسے قیام و صیام میں کھپایا، اپنی زبان و نظر کی حفاظت کی یا محض کھانے پینے اور کھیل کود میں ہی جسم کی توانائیوں کو صرف کر ڈالا؟ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ کس حد تک سرانجام دیا؟؟ اسی طرح وہ علیم بذات الصدور ہمارے خفیہ اعمال سے متعلق بھی باز پرس کرے گا۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (المجادلة:۶)

''کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے، تین آدمیوں کی سرگوشی کے درمیان اللہ چوتھا ہوتا ہے اور پانچ آدمیوں کی سرگوشی کے درمیان اللہ چھٹا ہوتا ہے' نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ مگر اللہ ان سب کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں اور پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا، بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔''

قرآنی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کو دوسری اقوام نے تو اپنا لیا مگر ہم نام نہاد مسلمانوں نے آپؐ سے عشق و محبت کے خالی دعووں کو ہی کافی سمجھ لیا۔

دوسری جنگ عظیم میں خونریز تباہی کے بعد کوئی بھی ملک یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ اب جرمنی اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے گا، لیکن اس ملک کے باشندوں نے ایسی حکمت عملی اپنائی کہ دنیا کو نہ صرف اس کا وجود تسلیم کرنا پڑا بلکہ اس کی قوت و طاقت پر اقوام عالم رشک کرنے لگیں۔ اس ملک

باقی صفحہ 9 پر

شام اور حلب کی روداد

تحریر جناب میاں عتیق الرحمن (ریسرچ سکالر)

دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے فرانس اور برطانیہ دونوں کمزور ہو گئے تھے۔ فرانس نے جب یہ محسوس کیا کہ وہ مزید شام پر اپنا قبضہ نہیں رکھ سکتا تو اس نے شام کو آزادی دینے کا فیصلہ کیا۔ 1946ء میں فرانس نے 1944ء میں کیے جانے والے معاہدہ آزادی کو تسلیم کر لیا اور 15 اپریل 1946ء کو فرانسیسی اور برطانوی افواج شام سے نکل گئیں۔ 17 اپریل 1946ء کو شام نے آزادی کا اعلان کر دیا اور بیسویں صدی کا ایک آزاد ملک بن گیا۔ اس کا نام الجمہوریہ السوریۃ رکھا گیا۔

ملک شام 1946 میں ایک آزاد جمہوری ریاست بنا لیکن 1949 میں پے در پے ہونے والی 3 بغاوتوں کے بعد ملک میں ایک فوجی حکومت قائم ہو گئی۔ 1954 میں ایک اور بغاوت کے نتیجے میں اس فوجی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ 1958 سے 1961 تک شام اور مصر متحدہ عرب جمہوریہ کے نام سے ایک سیاسی اتحاد کے طور پہ چلتے رہے لیکن 1961 میں شام اس اتحاد سے الگ ہو گیا۔ اس دوران شام کا نظامِ حکومت صدارتی بنا دیا گیا۔ 1963 میں ایک بغاوت کے نتیجے میں ایک قوم پرست اشتراکی جماعت بعث پارٹی اقتدار میں آئی۔ اس حکومت میں حافظ الاسد (جو موجودہ بشار الاسد کا والد تھا) کو شامی فضائیہ کی کمان دے دی گئی۔

1966ء میں بعث جماعت کے اندر بغاوت ہوئی اور پارٹی کے سربراہ بائیکل افلاق اور دوسرے پرانے لیڈروں کو ہٹا دیا گیا۔ بعث پارٹی کی لیڈرشپ اور اس کے نتیجے میں شامی حکومت پر فوجی حمایت یافتہ صالح جدید کا کنٹرول ہو گیا اور جنرل حافظ الاسد کو اس نئی حکومت کا وزیر دفاع بنا دیا گیا۔ 1971 میں ایک اور بغاوت کے بعد حافظ الاسد نے صالح کو اقتدار سے الگ کر دیا اور بعث پارٹی کا سربراہ بن کر ملک شام کے اقتدار پر قابض ہو گیا اور اپنی موت تک شام پر قابض رہا۔

اپنے اقتدار کے شروع 1971ء سے لے کر اپنی موت 2000ء تک حافظ الاسد نے ملک میں ایمرجنسی لگائے رکھی۔ صرف 3 سرکاری اخبار تھے، سیاسی مخالفین پر ملٹری کورٹس میں مقدمے کیے جاتے اور اکثر سیاسی مخالفین غائب کر دیئے جاتے۔ ہیومن رائٹس کی رپورٹس کے مطابق حافظ اسد کے اقتدار میں 17 ہزار مخالفین بغیر ٹرائل کے ہی قتل کر دئے گئے۔ 5 یا 5 سے زیادہ افراد کا ایک جگہ جمع ہونا جرم قرار دیدیا گیا۔ ہر 7 سال کے بعد حافظ الاسد صدارت کے لئے ریفرنڈم کرواتا اور دوبارہ صدر منتخب ہو جاتا۔ 4 دفعہ کرائے جانے والے ریفرنڈم میں حافظ الاسد نے 3 بار 100% ووٹ لئے اور ایک بار 99% سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔ ایسے نتائج سے اُن انتخابات کی شفافیت کا اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہیں۔

موجودہ شامی مزاحمت کے آغاز میں حلب میں بشار حکومت کے خلاف پہلا بڑا مظاہرہ جمعہ 25 مارچ 2011ء کو ہوا جسے "جمعہ عزۃ" کے نام سے موسوم کیا گیا۔

شام کی آبادی میں تناسب کے اعتبار سے 74 فیصد آبادی سنی، 12 فیصد علوی اور 10 فیصد عیسائی اور دوسری اقلیتیں آباد ہیں۔ حافظ الاسد بھی ایک علوی تھا اور اس نے اپنے اقتدار میں ملک کے معاشرے اور اداروں کو مکمل طور پر فرقوں کی بنیاد پر تقسیم کر دیا۔ آرمی، انٹیلیجنس اور سکیورٹی کے تمام اداروں میں (علوی) مذہب کے لوگوں کو تعینات کیا۔ جو افراد ملک کا نظام چلا رہے تھے ان کی اکثریت حافظ الاسد کے رشتہ داروں پر مشتمل تھی۔ دیگر لوگوں کو بھی مطمئن رکھنے کے لئے کچھ عہدے دیے گئے لیکن کاروبارِ حکومت میں انہیں کوئی حصہ نہیں دیا۔ جیسے شامی فضائیہ کے ایک سابقہ سربراہ جمیل حداد جو علوی نہیں تھا، جس کی وجہ سے وہ کوئی بھی حکم انٹیلیجنس چیف محمد الخولی علوی کے علم میں لائے بغیر نہیں کر سکتا تھا، تمام معاملات علوی رشتہ داروں کے ہاتھ میں تھے لیکن حتمی طاقت حافظ الاسد کے ہاتھ میں تھی۔

ملک میں کسی قسم کا کوئی اختلاف برداشت نہیں کیا جاتا تھا۔ 1982 میں حافظ الاسد کے اقتدار میں ہی شام کے شہر حماۃ میں اہل سنت سے تعلق رکھنے والوں کے قتلِ عام کا واقعہ پیش آیا' شامی فوج نے 27 روز تک شہر کا محاصرہ کئے رکھا اور لوگوں کا خوب خون بہایا۔ شامی ہیومن رائٹس کے مطابق اس قتل عام میں 40 ہزار لوگوں کو قتل کیا گیا۔

حافظ الاسد 10 جون 2000ء کو دمشق میں ہارٹ اٹیک سے فوت ہوا اور اس کے مرنے کے بعد اس کا دوسرا بیٹا بشار الاسد شام کا حکمران بن گیا۔ حافظ کا اقتدار شام میں علویوں کا نکتہ عروج تھا۔ بشار الاسد کے اقتدار میں آنے کے بعد بھی حالات میں کوئی فرق نہیں پڑا بلکہ صورتحال پہلے سے زیادہ خطرناک ہو گئی۔

علویوں نے اقتدار میں رہتے ہوئے بڑی چالاکی سے اکثریتی سنی آبادی و دیگر کو سماجی و اقتصادی لحاظ سے دبائے رکھا۔ کاروبارِ حکومت اور دوسرے اہم شعبہ ہائے زندگی میں علویوں کو نوازا گیا۔ اس طرح شام میں اہم ترین فیصلہ کن عہدوں پر مسلکی فرقہ پرستی غالب آ گئی۔ بشار الاسد کے دورِ اقتدار میں مہنگائی اور بے روزگاری بڑھنے لگی، مسلکی تعصب شدت اختیار کرتا چلا گیا اور کاروبارِ سلطنت جو کہ حافظ الاسد نے اپنے کنٹرول میں رکھا ہوا تھا وہ تنزلی کی راہ پہ گامزن ہوا۔

حافظ الاسد کے انتقال اور بشار الاسد کے آنے کے فوراً بعد شام میں ریاستی اصلاحات اور حقوق میں تبدیلی کی اُمید پیدا ہوئی اور جولائی 2000ء سے ملک میں خفیہ سیاسی و سماجی تنظیمیں اور پلیٹ فارم بنے، جہاں پر لوگ ملک میں سیاسی اصلاحات اور تبدیلی کے مباحثے کرتے۔ یہ تحریک اگست 2001ء میں بڑے پیمانے پر گرفتاریوں اور تشدد کے بعد کچل دی گئی۔ یہ عرصہ دمشق بہار کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ اس دوران بشار الاسد نے کئی بار اصلاحات کے وعدے کئے جو کبھی پورے نہ ہو سکے۔

دسمبر 2010ء میں تیونس میں حکومت مخالف

مظاہروں کا آغاز ہوا جو دیکھتے ہی دیکھتے ساری عرب دنیا میں پھیل گیا۔ فروری 2011ء تک تیونس اور مصر کی حکومتوں کا تختہ الٹا جا چکا تھا اور لیبیا میں خانہ جنگی شروع ہو چکی تھی۔ باقی ممالک کی حکومتیں اپنے ملک میں عوام کو اصلاحات و سہولیات سے نواز کر اُن مظاہرین کو بہلا پھسلا کر بٹھانے میں لگی تھیں۔ عرب بہار کی لہریں شام بھی پہنچیں لیکن شام میں آزادی رائے، احتجاج اور حکومت پر کسی قسم کی تنقید پر سخت پابندی تھی اور ایسی کوشش کرنے والے پابندِ سلاسل کئے جاتے اور شدید ریاستی تشدد کے حقدار ٹھہرتے۔ 1962ء میں شامی حکومت کی طرف سے ہزاروں کُرد باشندوں سے شامی شہریت واپس لے لی گئی اور یہ لوگ اُس وقت سے غیر ملکی کہلائے جانے لگے۔ 2004 میں کُرد علاقوں میں کافی مظاہرے ہوئے جو حکومتی طاقت سے دبا لئے گئے۔ شام میں عرب بہار کے مظاہرے جنوری 2011 میں شروع ہوئے جو مکمل پرامن اور چھوٹی نوعیت کے تھے۔ شامی حکومت نے ہمیشہ کی طرح ان مظاہروں کے جواب میں تشدد کی راہ اپنائی اور لوگوں کو بڑی تعداد میں گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ حکومتی تشدد اور گرفتاریوں کے جواب میں مظاہروں میں شدت آ گئی، جوں جوں شامی حکومت کا تشدد بڑھتا گیا مظاہرین کی تعداد اور ان کا عزم بھی بڑھتا گیا اور صورتحال حکومت کے کنٹرول سے باہر ہوتی گئی۔ بشار الاسد کے خلاف بڑے مظاہروں کا آغاز مارچ 2011ء کے وسط سے ہوا۔

کچھ طالبعلموں کو حکومت مخالف نعرے لکھنے پر گرفتار کیا گیا اور اُن پر بدترین تشدد کیا گیا، اُن بچوں کے اعضاء بھی کاٹ دئے گئے۔ لوگ اس عمل سے شدید اشتعال میں آ گئے اور 18 مارچ کو نمازِ جمعہ کے بعد ہزاروں لوگ مختلف شہروں میں مظاہرے کرنے نکلے جو 3 دن جاری رہے۔ ان مظاہرین پر بشاری حکومت کے تشدد کے نتیجے میں 15 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ مظاہرین کا مطالبہ قیدیوں کی رہائی اور 50 سال سے جاری ایمرجنسی کے قانون کا ہٹانا تھا۔ 25 مارچ بروز جمعہ یہ مظاہرے پورے ملک میں پھیل گئے۔ صرف درعاء میں ایک لاکھ افراد نے مظاہرہ کیا۔ اس کے علاوہ حمص، حماۃ، بانیاس، جاسم، حلب، دمشق اور اذقیہ میں بڑے مظاہرے ہوئے۔ اُس روز نہتے لوگوں پر گولیاں چلائی گئیں، 70 مظاہرین کو شہید کیا گیا، سینکڑوں زخمی ہوئے، ہزاروں لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا اور تشدد سے اموات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔

3 جولائی 2012ء تک شامی خفیہ ایجنسیاں ملک میں 27 عقوبت خانے چلا رہیں تھیں، مظاہرین کو تکفیری اور دہشتگرد قرار دے کر مارا جانے لگا اور شامی فرقہ پرست حکومت نے جان بوجھ کہ ان مظاہروں کو مسلکی رنگ دینا شروع کر دیا۔ اپریل 2011 کے شروع میں شہروں میں شامی فوج طلب کر لی گئی لیکن ان تمام ہلاکتوں، زخمیوں، گرفتاریوں اور تشدد کے باوجود لوگوں کا جوش و جذبہ اور جنون بڑھتا ہی گیا۔ اپریل کے آخر میں بشار کو ہوش آیا اور لوگوں کا جوش و جذبہ ٹھنڈا کرنے کے لئے کچھ اقدامات کئے گئے جیسے کہ درعاء کے گورنر کو معزول کر دیا گیا، ایمرجنسی ختم کر دی گئی، کُردوں کی شہریت بحال ہو گئی اور نقاب پر لگی پابندی ہٹا دی گئی۔ اس کے علاوہ ایک دفعہ پھر اصلاحات کے لمبے چوڑے وعدے کئے گئے لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی اور لوگوں نے اسد خاندان کے 48 سالہ اقتدار سے جان چھڑانے کی ٹھان لی تھی۔

موجودہ شامی مزاحمت کے آغاز میں حلب میں بشار حکومت کے خلاف پہلا بڑا مظاہرہ جمعہ 25 مارچ 2011ء کو ہوا جسے جمعہ عزۃ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اس کے بعد مظاہروں کا سلسلہ ہر جمعے کو جاری رہنے لگا حتیٰ کہ ہر روز مظاہرے شروع ہو گئے جن میں شدت آتی گئی اور پھیلاؤ میں اضافہ ہوتا گیا۔ اسی دوران مجموعی طور پر اس نظام کے 30 ہزار اہلکاروں کو جن میں ریگولر آرمی اور انتہائی ظالم شبیحہ ملیشیا شامل تھے شہر میں تعینات کر دیا گیا۔ 12 اگست 2011ء کے مظاہروں کا نعرہ ''ہم اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتے'' رکھا گیا۔ ان مظاہروں میں ابتدائی طور پر تین افراد فائرنگ سے شہید ہوئے جس کے بعد اشتعال میں مزید اضافہ ہو گیا۔ 6 ستمبر کو تاریخی مسجد اموی میں ایک تاریخی مظاہرہ ہوا جس کی وجہ مُفتی حلب ابراہیم السلقینی کا قتل تھا جن کے بارے میں حکومت پر الزام تھا کہ انہیں شامی خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے شہید کروایا گیا ہے، اس واقعے کے بعد جامع اموی مظاہروں کا مرکز بن گئی۔

2012ء میں بھی مظاہرے جاری رہے یہاں تک کہ 20 جولائی 2012ء کو جیش الحر کی پہلی مڈبھیڑ شامی افواج سے ہوئی اور یوں معرکہ حلب کا آغاز ہو گیا۔ اس کے فوراً بعد اس معرکہ حلب کا آغاز ہو گیا جو کئی سالوں سے جاری ہے اور اس معرکے میں اہل شہر پر کیا گزر رہی ہے اس کا کچھ اندازہ ان تصاویر کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے جو عالمی میڈیا میں شائع ہو چکی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق 5 سال کے دوران شام میں 2 لاکھ 50 ہزار افراد خانہ جنگی سے ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ 40 لاکھ افراد نے ملک سے نقل مکانی کی ہے۔ شام میں 30 شہر ایسے ہیں جہاں شہریوں کو امداد پہنچانے کی ضرورت ہے، ان میں حلب، دارالویز سمیت کئی بڑے شہر بھی شامل ہیں۔

100 کے قریب بشار الاسد مخالف گروہ جنگ بندی پر رضامند ہو چکے ہیں، اسی سلسلے میں روس کے شہر ماسکو میں ترکی، ایران اور روس کے وزراء خارجہ کا اجلاس معقد ہو رہا ہے، تاکہ شام کا کوئی حل نکالا جا سکے۔ کانفرنس سے ایک روز پہلے ترکی میں روس کے سفیر آندرے کارلوف کو ایک پولیس والے نے تقریر کرتے ہوئے ہلاک کر دیا۔ اسلامی تعلیمات میں سفیروں کو قتل کرنے سے بھی روکا گیا ہے، خواہ وہ کتنا ہی برا پیغام کیوں نہ لائیں۔ مسیلمہ کذاب کا سفیر عبادہ بن الحارث جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپؐ نے فرمایا: [لو لا أنك رسول لضربت عنقك] ''اگر تو سفیر نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔''

اللہ کرے کہ اس ہلاکت سے امت مسلمہ کو مزید کوئی نقصان نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ شامی مسلمانوں کی حفاظت فرمائے اور دشمنان اسلام کو ہدایت دے یا تباہ و برباد فرمائے آمین۔

فری میڈیکل کیمپ

⊙ اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ کے زیر اہتمام فری میڈیکل کیمپ 9 دسمبر بروز جمعۃ المبارک چک نمبر 103 طالب والا میں لگایا گیا۔ مریضوں کو فری ادویات مہیا کی گئیں۔ 101 مریضوں نے استفادہ کیا۔ عبدالقیوم سلفی اور مولانا عبدالحفیظ ارشد نے نگرانی کی۔

محمد وسیم آصف سندھو ناظم نشر و اشاعت AYF ضلع لیہ

قتل روسی سفیر کا

تحریر: محمد ہاشم یزمانی

19 دسمبر 2016 کو ترکی کے دارالحکومت انقرہ میں منعقدہ تصویری نمائش میں موجود روسی سفیر کو قتل کر دیا گیا۔ چند سیکنڈوں کے فرق سے قاتل بھی ترک پولیس کی گولیوں کا نشانہ بنا اور ابدی نیند سو گیا۔ اس قتل کی تحقیقات ہوں گی، کمیٹیاں بنیں گی اور پھر کوئی سرکاری نتیجہ سامنے آئے گا۔ غیر رسمی طور پر مگر روسی سفیر کے قتل پر مختلف احباب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے۔ کسی نے اس قتل پر خوشی کے شادیانے بجائے تو کسی نے اسے شامی مسلمانوں پر ہونے والے ظلم کا ردعمل قرار دیا اور کسی نے اسے ترکی کو بیک فٹ پہ لے جانے کی سازش قرار دیا۔ جبکہ کچھ کے نزدیک ترکی میں بڑھتے ہوئے اسلامی رجحان کی بدولت اسلامیان کو بدنام کر کے لوگوں کو اس مذہب سے متنفر کرنے کی یہ ایک چال ہے۔

اسلامی نکتہ نظر سے تجزیہ کرنے والوں نے روسی سفیر کے قتل کو شرعی طور پر ناجائز قرار دیتے ہوئے اس اقدام کی مذمت کی۔

اس پر بہت سے احباب نے بڑی نیک نیتی اور سچے جذبے کے تحت اعتراض کیا کہ سفیر کے قتل کی مذمت کرنے والوں کو شام میں ڈھائے جانے والے روسی مظالم کیوں دکھائی نہیں دیتے؟!

ایسے دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ شام میں جاری ظلم و بربریت پر ہر مسلمان کا دل رنجیدہ ہے اور ظالم عناصر کے خلاف دلوں میں نفرت کا ہونا عین فطرتی بات ہے۔ ایسے احباب کی حمیتِ اسلامی اور غیرتِ ایمانی میں ذرہ برابر شک نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ جذبہ اور اسلامیانِ شام کے لیے ان کی یہ تڑپ قابلِ تحسین ہے۔ اس کے باوجود عرض یہ ہے کہ سفیر کو قتل کر کے اس ظلم و ستم میں کمی تو ہرگز نہیں لائی جا سکے گی بلکہ ممکن ہے کہ ردعمل کے طور پر یہ ظالم پہلے سے بھی زیادہ وحشت پر اتر آئیں اور پھر کہ ردعمل کے طور پر شام میں جاری ظلم و ستم میں اضافہ ہونے کا اندیشہ بڑھ گیا ہے۔ بغیر کسی وجہ کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے والوں کے ہاتھ اب تو ایک بہانہ لگ جائے گا۔ خوفِ خدا اور انسانیت سے تہی دست یہ ظالم اب پہلے سے بھی بڑھ کر ظلم و ستم کرنے کی کوشش کریں گے۔

اس قتل کو درست نہ کہنے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اس سے اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کے بارے میں غلط تصور دنیا میں قائم ہوگا۔ اسلام تو امن و سلامتی کا پیغام لے کر آیا ہے اور اسلام کے پیروکاروں کی انہی تعلیمات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں تک احتیاط برتنے کا درس موجود ہے کہ جنگ اور جہاد میں بھی ایسی تعلیمات متعارف کروائیں کہ کسی بھی بے گناہ کا قتل نہ ہونے پائے۔ اسلام کے دشمنوں کو مگر یہ روشن چہرہ گوارا نہیں؛ کیونکہ اس سے اسلام تیزی سے پھیلتا ہے۔ چنانچہ وہ مختلف ہتھکنڈوں سے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی تاثر قائم کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ ایسی کارروائیوں سے ان کے مذموم مقاصد اور ناپاک عزائم کو کمک پہنچتی ہے۔

اس سب کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو یہ سکھایا ہے کہ کوئی ایک گال پہ تھپڑ مارے تو دوسرا گال خود سے آگے کر دو۔ بالکل ایسا ہرگز نہیں، بلکہ مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و ستم کا بدلہ لینے اور ظالموں کو مزہ چکھانے کے لیے جہاد اور قتال کو فرض کیا گیا اور مسلمانوں کو حکم ہوا کہ دشمن سے نبرد آزما ہونے اور انہیں مرعوب کرنے کے لیے تیاری کرتے رہا کرو۔ البتہ انفرادی طور پر یہ کسی کا کام نہیں کہ وہ ایسی کارروائی کرے کہ جس سے فائدے کی بجائے الٹا نقصان ہو۔

شام، فلسطین، برما، کشمیر اور دیگر مقامات پر جاری ظلم و ستم کی روک تھام کے لیے اسلامی ممالک کو کوئی مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا کہ وہ اپنے ان مظلوم بھائیوں کو ظلم کے چنگل سے نکال سکیں۔ اپنے اپنے مفادات بھلا کر مسلمانوں کے خلاف اگر عالمِ کفر اکٹھا ہو سکتا ہے تو اسلام اور مسلمانوں کی مدد کے لیے ہم اپنے ذاتی مفادات کی قربانی کیوں نہیں دے سکتے؟! تعداد میں ہم تھوڑے

کیا ایسا کرنا اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہے؟ کیا اسلام نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ حکومت تو رہی ایک طرف، اگر کوئی شخص انفرادی طور پر بھی کسی کو پناہ دے دے تو اسے بھی قتل نہ کیا جائے گا؟! کیا اسلام ہی کا یہ درس نہیں ہے کہ کسی بھی ایسے شخص کو قتل کرنا کہ جو کسی معاہدے، امان یا ضمانت کی بنیاد پر اسلامی ملک میں رہ رہا ہو تو قاتل شخص کو جنت کی خوشبو تک نصیب نہ ہوگی، حالانکہ جنت کی مہک تو چالیس سال کے فاصلے سے محسوس کی جا سکتی ہے؟!

مزید یہ کہ سفیر کے قتل کو ناجائز اور اس اقدام کی مذمت کرنے والوں میں سے کسی نے بھی سفیر سے ہمدردی کا اظہار کیا اور نہ ہی مقتول سفیر کے لیے رحم کے جذبات ان کے دلوں میں پیدا ہوئے۔ اس کے باوجود انہیں یہ طعنہ کیوں دیا جا رہا ہے کہ روسی سفیر کے قتل کی مذمت کرنے والوں کو شام میں جاری ظلم و ستم کیوں نظر نہیں آتا؟! حالانکہ اس قتل کی مذمت کرنے والے احباب تسلسل سے شامی مسلمانوں سے اظہارِ یکجہتی اور ظالموں کی مذمت کرتے آ رہے ہیں۔

روسی سفیر کے قتل کی مذمت کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ کسی بھی معاہدے کے تحت اسلامی ملک میں رہائش پذیر ذمی یا معاہد کا قتل شریعت میں بدترین قتل قرار دیا گیا ہے۔ دشمن کے سفیر اور ایلچی کا قتل اسلام میں جائز نہیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے مسیلمہ کذاب تک کے سفیر کو اس لیے چھوڑ دیا تھا کہ قاصد اور ایلچی کا قتل ناجائز ہے۔

اس قتل کو مذموم قرار دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے

کسی بھی ایسے شخص کو قتل کرنا کہ جو کسی معاہدے، امان یا ضمانت کی بنیاد پر اسلامی ملک میں رہ رہا ہو تو قاتل شخص کو جنت کی خوشبو تک نصیب نہ ہوگی، حالانکہ جنت کی مہک تو چالیس سال کے فاصلے سے محسوس کی جا سکتی ہے؟!

باقی صفحہ 17 پر

اسلام اور گداگری

تحریر
جناب نعیم الغفور

دین اسلام انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیتا ہے۔ رب کائنات نے اسے صورت و سیرت کی بہترین خوبیوں سے نوازا ہے۔ اسلامی تصورحیات میں ایک ہی بارگاہ ہے جہاں مدد کیلئے دامن پھیلایا جا سکتا ہے۔ جس زبان پر خدائے لم یزل کا نام ہوتا ہے وہ کسی اور کے آگے نہیں ہلتی۔ جو ہاتھ بارگاہ الٰہی میں پھیلتا ہے وہ کسی غیر کے آگے سوال نہیں کر سکتا۔ جو سر خالق ارض و سماء کے دربار میں جھک جاتا ہے وہ دنیا کے تمام درباروں میں اونچا نظر آتا ہے۔ جس نے خالق حقیقی کو فراموش کر دیا وہ رُسوا ہوا۔ گداگری فعل کریہہ ہے۔ صد افسوس کہ انسان چیونٹیوں اور کیڑوں تک رزق دینے والی ہستی کی بجائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ ذلت و رسوائی کے سبب اپنی توقیر، عزت نفس حتیٰ کہ ایمان تک کی پروا نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ انسان مسجود ملائک کے مرتبے سے گر کر قعر مذلت میں چلا گیا۔

کسی سے کچھ طلب کرنا اور اس کے عوض اس کی جائز خدمت نہ کرنا گداگری کہلاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں اپاہج اور لا وارث افراد مجبوری کے سبب بھیک مانگا کرتے تھے اور لوگ ان کی دل کھول کر مدد کیا کرتے تھے۔ ان حالات میں سست اور کاہل افراد نے جب وافر مقدار میں خیرات کی تقسیم دیکھی تو انہوں نے بھی دست سوال دراز کیا۔ یوں انہوں نے محنت و مشقت کرنے کی بجائے بھیک مانگنا شروع کر دی اور رفتہ رفتہ یہ عمل ان کی ضرورت بن گیا۔ قدیم دور میں معاشی استحصال شدہ طبقہ کے کچھ مظلوم اور غیرت مند نوجوان صنعتوں اور دوسرے روزگار کی عدم دستیابی کے سبب ڈاکو اور قاتل بن گئے اور کچھ نے کوشش، ہمت، جدوجہد، حرکت اور غیرت جیسی صلاحیتوں کو چھوڑ کر بھیک مانگنے جیسے قابل مذمت پیشے کو اختیار کر لیا۔

آجکل گداگری کی سینکڑوں صورتیں اور ان کے بیسیوں طبقے ہیں۔ کوئی فریاد کرتا ہے تو کوئی گانا گا کر بھیک مانگتا ہے۔ کوئی اپنی بے بسی کا واسطہ دیتا ہے تو کوئی اپنے آپ کو پردیسی ظاہر کر کے کرایہ کے بہانے رقم بٹورتا ہے۔ غرضیکہ ہر گداگر اپنی سمجھ اور اہلیت کے مطابق اپنا طریقہ اختیار کرتا ہے۔ بھیک مانگنے کی جتنی مذمت اسلام میں کی گئی ہے دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں نہیں کی گئی۔ حضور اکرم ﷺ نے سوال نہ کرنے کی اتنی ہی تلقین فرمائی جتنی کہ توحید اور نماز پنجگانہ قائم کرنے کی۔ آپ

بھیک مانگنے کی جتنی مذمت اسلام میں کی گئی ہے دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں نہیں کی گئی۔ حضور اکرم ﷺ نے سوال نہ کرنے کی اتنی ہی تلقین فرمائی جتنی کہ توحید اور نماز پنجگانہ قائم کرنے کی۔

ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''جو شخص ایک وقت کی خوراک موجود ہونے کے باوجود بھی دست سوال دراز کرتا ہے وہ اپنے لئے کثرت سے آتش دوزخ طلب کرتا ہے''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''جو آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا''

رسالت مآب ﷺ کا ارشاد ہے:

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

آپ ﷺ نے بار ہا تلقین فرمائی کہ سوال مت کرو۔ آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کسی سے کچھ نہ مانگنا، اگرچہ تمہارا چابک (کوڑا) گر پڑے۔''

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کوڑا اگر سواری کی حالت میں گر جاتا تو وہ کسی راہ چلتے کو یہ نہیں کہتے تھے کہ انہیں کوڑا پکڑا دے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں پرہیز گاری اور اتقاء کا مقام ہے۔ مقصود یہ ہے کہ انسان دوسرے لوگوں سے تعلقات تو رکھے مگر ان پر توکل نہ کرے، اسباب کو اختیار کر لے مگر تکیہ مالک اسباب پر رکھے، واسطے اور وسیلے تلاش کرے مگر انہیں مقصود نہ سمجھے، بھروسا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہیے کیونکہ اس کی عبادت کرنا ہمارا فرض ہے۔ وہ رب العالمین ہے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے سوال کرنے کی عادت کو ناپسند فرمایا، مال کی بھیگ کے علاوہ خدمت کی بھیگ کو بھی انتہائی برا قرار دیا ہے۔ فرمودات رسول کریم ﷺ سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں گداگری کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ بھیگ مانگنا انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے۔ انسان خالق حقیقی کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا سہارا اور رازق سمجھ بیٹھتا ہے۔ بھلا یہ کہاں کا انصاف ہے کہ انسان خالق حقیقی کی بجائے مخلوق سے سوال کرے؟

اگر ہم وبا ء کی طرح پھیلتی ہوئی اس سماجی اور معاشرتی برائی کا بغور مطالعہ کریں تو کئی وجوہات منظر عام پر آتی ہیں۔ مثلاً معاشرے میں بعض کم فہم کمزور ایمان کے حامل اور توہم پرست لوگ ہر پیشہ ور بھکاری کو نیک بزرگ خیال کرتے ہیں اور ان کی خدمت کو باعث برکت اور کار ثواب تصور کرتے ہیں۔ اس غلط سوچ کی وجہ سے پیشہ ور گداگروں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کام چور لوگ گداگری کو پیشہ سمجھ کر اختیار کر لیتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نہ تو سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ جسمانی محنت و مشقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بس بے شرمی اور بے حیائی اختیار کر لینے سے صبح سے شام تک اچھی خاصی رقم ہاتھ آجاتی ہے۔

افسوس کہ ہمارے ملک میں گداگری ایک مستقل پیشہ بن چکا ہے۔ یہ موذی مرض سرطان کی طرح ہمارے معاشرے میں تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے۔ گلی کوچوں، بازاروں، ریلوے اسٹیشنوں اور دوسرے کئی پبلک مقامات پر گداگروں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ یہ لوگ ایسے ڈھیٹ ہوتے ہیں کہ شریف آدمی کو بھی مجبوراً کچھ نہ کچھ ضرور دینا پڑتا ہے۔

باقی صفحہ 17 پر

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے رہنماؤں کا اسلام

تحریر
جناب پروفیسر محمد عاصم حفیظ

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز شخصیات دینی معاملات کو کس قدر اہمیت دیتی ہیں اور ان کی دین کے بارے معلومات کا احوال ہمیں مختلف واقعات سے ہو ہی جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں ہر لیڈر ہی بوقت ضرورت دیندار بننے کی کوشش کرتا ہے۔ جب بھی کوئی مشکل وقت آئے تو فوری طور پر دین و مذہب کا سہارا لیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ جب اختیار ہوتا ہے تو خوب کرپشن کرتے ہیں، طاقت کے نشے میں مستی کرتے ہیں، اختیارات کو مرضی سے استعمال کرتے ہیں لیکن جب پکڑے جاتے ہیں تو نیکی و پارسائی کا روپ دھار لیتے ہیں۔ حج و عمرے اور عبادات کا سہارا لیتے ہیں۔ مر جائیں تو لواحقین کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی بہت ہی نیک و پرہیز گار شخصیت جنازہ پڑھائے۔ یہ بڑے لوگ شائد سمجھتے ہیں کہ جنت بھی باآسانی خریدی جاسکتی ہے اور اس کے لئے دولت کا سہارا لیتے ہیں۔ بھوک و افلاس سے سسکتے عوام کو تڑپا کر عبادت کا ثواب کمانا چاہتے ہیں۔ پاکستانی رہنماؤں کی دینداری سے متعلق گزشتہ کچھ عرصے میں پیش آنیوالے چند واقعات ملاحظہ کریں:

ہمارے یہ بڑے بڑے رہنما دیندار بن کر تو دیکھا دیتے ہیں لیکن اسلام کی امانت و دیانت، عہدے و اقتدار کو نیک نیتی اور ایمانداری سے استعمال کرنے اور کسی کا حق نہ مارنے جیسے حقوق العباد کو کیوں بھول جاتے ہیں کہ جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔

⊙ سابق صدر زرداری خودساختہ جلاوطنی سے واپس آئے تو دبئی سے قرآن پاک کے سائے میں روانہ کیا گیا۔ اب کوئی زرداری صاحب کو بتائے کہ قرآن پاک کو سایہ کرنے کیلئے استعمال کرنے کی بجائے اگر دل میں سمانے کی کوشش کریں تو شائد اس سے بہت سوں کا بھلا ہو جائے۔ سایہ کرنے سے تو شائد کچھ کام نہ بن سکے البتہ اگر اپنے دور اقتدار میں اس کلام الٰہی کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد عمل کرنے کی کوشش کرتے تو قوم کا بھلا ہوسکتا تھا۔ انہوں نے اپنے دور اقتدار میں ایوان صدر کے اندر باقاعدہ ایک فل ٹائم مرشد رکھا ہوا تھا۔ اس پیر صاحب کے کہنے پر جناب صدر ملکی معاملات چلاتے تھے۔ اگر پیر صاحب نے منع کیا تو اہم ترین ملاقاتیں منسوخ کر دی جاتیں تھیں۔ حتی کہ بیرون ممالک کے سفیروں تک کو جواب دے دیا جاتا کہ آج صدر محترم کے پیر صاحب نے ملنے کی اجازت نہیں دی۔ یہ پیر صاحب ہر سرکاری دورے پر ساتھ ہوتے۔ ان کے کہنے پر صدر زرداری کئی کئی دن کراچی قیام کرتے اور اہم ترین ملکی معاملات پیر صاحب کے چلے کا انتظار کرتے رہتے۔ کبھی پیر صاحب فرما دیتے کہ اتنے دن پہاڑوں کے قریب رہنا ضروری ہے تو مجال ہے صدر محترم کسی بھی سرکاری یا دوسری مصروفیت کے لئے اسلام آباد سے نکلتے ہوں۔ انہی کے دور اقتدار میں پیر صاحب کے حکم پر اجمیر شریف بھارت میں حاضری کیلئے چلے گئے اور سرکاری خزانے سے قیمتی چڑھاوا چڑھا کر واپس آئے۔ گویا ایوان صدر کی ہر سرگرمی مرشد کے حکم کے تابع ہوا کرتی تھی۔ کاش وہ پیر صاحب صدر محترم کو عوام کی حالت زار بہتر کرنے اور کرپشن کی بہتی گنگا کو روکنے کا بھی مشورہ دے دیتے۔

⊙ زرداری صاحب کی آمد کے موقعے پر وکالت کے شعبے کے بڑے نام سینیٹر اعتزاز احسن نے سورہ اخلاص کی تلاوت فرمانے کی کوشش کی تاہم قانون سازی میں اپنی ذہانت و فطانت کا لوہا منوانے والے اعتزاز صاحب قرآن پاک کی اس چھوٹی سی سورت کو بھی ٹھیک سے نہ پڑھ سکے۔ اس سے پہلے رحمٰن ملک صاحب کی کابینہ اجلاس میں تلاوت قرآن پاک بھی عالمگیر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ جنہیں دنیا جہان کا قانون یاد ہے وہ ایسی چھوٹی چھوٹی سورتیں بھی یاد نہیں کر سکے جو کہ کسی بھی بچے سے باآسانی سنی جاسکتی ہیں۔۔۔۔

⊙ عمران خان صاحب اپنی جماعت کے ایک سکھ رہنما کے قتل پر تعزیت کے لئے گئے تو باقاعدہ ہاتھ اٹھا کے دعا فرمائی۔ اب یہ تو خان صاحب خود ہی بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے اس دعا میں کس کے لئے کیا مانگا؟؟ کاش کسی عالم سے معلوم کر لیتے کہ اگر کسی غیر مسلم کی تعزیت کرنا ہو تو کیسے کی جائے؟؟ ویسے تو خان صاحب مذہبی ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے پاکپتن کے بہشتی دروازے سے گزرنے کی مشق بھی کر چکے ہیں۔

⊙ پاکستان میں ملکی تاریخ کی سب سے بڑی کرپشن کے نامزد ملزم ڈاکٹر عاصم نیب عدالت میں پیشی پر آئے تو سر پر ٹوپی سجا رکھی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اعتکاف کرنا چاہتے ہیں لیکن نیب والے تو انہیں نماز تراویح بھی ادا کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جناب ڈاکٹر عاصم مین شوق عبادت کس قدر موجود ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ جب وہ وزیر ہو کر ملکی دولت کو بے دردی سے لوٹا کرتے تھے تو پتہ نہیں اعتکاف، تراویح اور دیگر عبادات یاد رہتی بھی تھیں کہ نہیں؟؟؟ کاش ڈاکٹر عاصم ملکی خزانے کو لوٹتے ہوئے بھی کچھ اسلامی احکامات اور عبادات کو یاد رکھتے۔ کاش انہوں نے اپنے دور اقتدار میں لوٹ نہ مچائی ہوتی تو شائد وہ خود اور لاکھوں پاکستانی انتہائی پرسکون طریقے سے نماز تراویح اور اعتکاف کے ثواب کما رہے ہوتے۔

⊙ وزیراعظم پاکستان جناب نواز شریف کچھ عرصہ پہلے کراچی میں ہندو کمیونٹی کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جوش خطابت میں ہندوؤں کے خالص دینی تہوار دیوالی پر بھی خود پر رنگ پھینکنے کی خواہش کا اظہار کرتے رہے۔ وہ تو ان کو بعد میں بتایا

گیا کہ یہ تہوار تو پٹاخے پھوڑنے کا ہے۔ وزیر اعظم صاحب میلاد کی محفلیں بھی سجاتے ہیں اور ساتھ ساتھ ملک کو سیکولر بنانے کا اعلان بھی کرتے ہیں۔ شائد انہیں پتہ ہی نہیں کہ جب سیکولر بنتے ہیں تو پھر ثواب کی محفلیں نہیں سجائی جا سکتیں

⊙ پیپلز پارٹی کے چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری آجکل سیاست میں ہلچل مچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ وہ شہرت و مقبولیت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ کبھی ہندوؤں کے ساتھ دیوالی مناتے ہیں، جب ہولی آئے تو وہ بھی کھیلتے ہیں۔ بانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ ملک میں اقلیتی صدر لانا چاہتے ہیں جبکہ محرم میں مجلس عزاء سجائے بیٹھے ہوتے ہیں اور ربیع الاول میں محفل میلاد منانا بھی نہیں بھولتے۔ تاہم سندھ میں کرپشن کے سکینڈلز اور کمیشن مافیا کے حوالے سے کچھ اقدام کرنا شائد بھول ہی چکے ہیں؟؟

یہ تھیں چند جھلکیاں ہمارے بڑے بڑے لیڈر صاحبان کی! یہ ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے معزز رہنماؤں کا اسلام!!! ایسا نہیں کہ ہمیں کسی کی نیت پر شک ہے یا ہم کسی کی نیکی و عبادت کو مشکوک سمجھتے ہیں۔ بس سوال بڑا سادہ سا ہے کہ ہمارے یہ بڑے بڑے رہنما دیندار بن کر تو دیکھا دیتے ہیں لیکن اسلام کی امانت و دیانت، عہدے و اقتدار کو نیک نیتی اور ایمانداری سے استعمال کرنے اور کسی کا حق نہ مارنے جیسے حقوق العباد کو کیوں بھول جاتے ہیں کہ جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ کاش! وہ اپنی زندگیوں میں اسلام کی ایک مکمل تصویر پیش کریں تاکہ عوام کا بھلا ہو سکے۔

.....❁❁.....

بقیہ اسلام اور گداگری

مستحقین اور محتاج افراد کی اعانت اور مدد ہمارا دینی، اخلاقی اور ملی فریضہ ہے محتاج افراد کی مدد کرنا ہمارا فریضہ ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا، یتیم کے ساتھ شفقت و ہمدردی اور بیوہ کی امداد عبادت ہے۔ حضور ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے گداگری کی لعنت سے بچنے کا درس کچھ اس انداز سے دیا کہ جب ایک شخص خیرات کی غرض سے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ گھر سے سامان لے کر آؤ۔ جب وہ شخص کمبل اور پیالہ لایا تو دو درہم میں فروخت کر کے اپنے دستِ مبارک سے اسے کلہاڑا عطا فرمایا تو کچھ عرصہ بعد وہ شخص خوشحال ہو گیا۔ انسان محنت و مشقت سے خوشحالی حاصل کر سکتا ہے اور کسبِ حلال کی بدولت اللہ کا دوست قرار پایا۔

مختصر یہ کہ اسلام سب سے پہلے ایک ایسا معاشی نظام مہیا کرتا ہے کہ جس میں معاشی استحصال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر افراد کے اندر ایسی خودی اور خود داری بھر دیتا ہے کہ وہ بھیک مانگنے کا تصور نہیں کر سکتے۔ اس کے باوجود کسی بھی حالات کی وجہ سے گداگری کی کوئی بھی شکل معاشرے اور ریاست میں پیدا ہو جائے تو اس کی بیخ کنی کا واضح طریقہ کار بتاتا ہے۔ یوں حقیقت تو یہ ہے کہ گداگری کی مذمت جتنی دین اسلام نے کی ہے اتنا کسی مذہب، قوم، تنظیم یا معاشرہ نے نہیں کی۔

.....❁❁.....

بقیہ روسی سفیر کا قتل

ہیں اور نہ ہی وسائل کی ہمارے پاس کوئی کمی ہے۔ بس اپنے اپنے مفادات میں مسلمان جکڑے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے دشمن مزید "بہادر" ہوتا جا رہا ہے۔

اس سارے پس منظر میں انسانی حقوق کے ٹھیکے داروں کا دوہرا معیار اور منافقت کھل کر عیاں ہو چکی ہے۔ روسی سفیر یا اپنے کسی شخص کے قتل پر چیخنے چلانے والی یہ تنظیمیں شام، فلسطین، برما اور کشمیر میں جاری ظلم و ستم پر خاموش تماشائی کیوں بنی ہوئی ہیں؟ کیا ان کے حقوق ہیں اور مسلمانوں کو کوئی حق حاصل نہیں؟! اقوام متحدہ بھی اس ظلم و ستم کو روکنے میں جان بوجھ کر ناکام ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ظالموں کو عبرت ناک انجام تک پہنچائے، مظلوم مسلمانوں کی پردۂ غیب سے مدد فرمائے اور عالمِ اسلام کو اتفاق و اتحاد نصیب کرے۔ آمین!

.....❁❁.....

بقیہ شام میں مظالم کی انتہاء

اظہار کر رہا ہے۔ کیا ملکی میڈیا عوامی امنگوں کی ترجمانی کا دعویدار نہیں؟

مشرق وسطیٰ میں فرقہ واریت نے تباہی کا جو سامان کر رکھا ہے وہ پاکستان کے مسلمانوں اور پاکستانی ریاست کے لئے اپنے اندر ایک سبق رکھتا ہے۔ نفرتوں اور تعصبات کا گراف اگر حد سے تجاوز کر گیا تو ہمارے جان و مال، عزت و آبرو ایک دوسرے سے غیر محفوظ ہونگے۔ ہمارا نشانہ پاکستان کے دشمن نہیں بلکہ ہم خود ایک دوسرے کا نشانہ ہونگے۔ یاد رکھیں جرائم پیشہ لوگ ایسی سفاکیت اور بے رحمی کا مظاہرہ نہیں کر سکتے جتنا کہ فرقہ وارانہ تعصبات سے لبریز دل والے کرتے ہیں۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود کو ہر قسم کی فرقہ وارانہ سرگرمیوں سے دور رکھیں۔ تمام مکاتب فکر کے قائدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعصبات میں آ کر ملکی مفادات کو نقصان نہ پہنچنے دیں' اپنے ملک کے ساتھ وفا دار رہیں' اپنے پسندیدہ ملکوں اور ان کے حکمرانوں سے عقیدت رکھنا چاہیں تو رکھیں لیکن کسی ملک کے سیاسی ایجنڈے کو اپنے ملک میں داخل نہ کریں۔ شام اور عراق تباہ ہو رہے ہیں' کھنڈرات اور قبروں پر حکمرانی آخر کس کو فائدہ مند ہے۔

.....❁❁.....

الاسلام ڈائری 2017ء

⊙ .....جماعتی جذبوں کی آئینہ دار
⊙ .....ایک دعوت' ایک پیغام
⊙ .....ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت

عام قیمت: -/400 روپے
"اہل حدیث" کے معاونین سے: -/350 روپے۔
شناختی کارڈ 34101-3207371-5

رابطہ: اہل حدیث پبلی کیشنز ۱۰۶ اراوی روڈ لاہور
0321-6487892 - 042-37720257
055-4443265

اظہار تعزیت..... پیغامات

⊙ مولانا محمد رمضان یوسف سلفی رحمہ اللہ کی وفات پر مندرجہ ذیل احباب نے تعزیتی پیغامات بھیجے ہیں: مولانا محمد رمضان قاسمی، ملک عبدالرشید عراقی، قاری محمد اعظم عارف میر پور، مولانا افتخار احمد الازہری میر پور خاص، پروفیسر مولا بخش محمدی تھر پارکر، مولانا محمد ابراہیم میر پوری برمنگھم، مولانا قاری ثناء اللہ شاہد قصوری (رحیم یار خاں)، مولانا محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی و دیگر۔

شام میں مظالم کی انتہاء

تحریر

جناب سید عامر نجیب

فرقہ وارانہ تعصبات انسانوں کو کس قدر سنگدل اور بے رحم بنا دیتے ہیں' اس کا اندازہ شام میں جاری ظلم وبربریت اور سفاکیت کے بدترین مظاہرے سے کیا جا سکتا ہے۔ گذشتہ چار سالوں میں بشار الاسد کی غیر قانونی اور اقلیتی فرقے کی حکومت نے اپنے تحفظ کے لئے اکثریتی آبادی کی نسل کشی شروع کر رکھی ہے۔ جدید دنیا میں جو مظالم شام کے معصوم شہریوں پر ڈھائے گئے ہیں وہ حیران کن ہیں۔ اقوام متحدہ اور اس کے حقوق انسانی کے چارٹر کے ہوتے ہوئے، آزادی کے علمبردار میڈیا کے ہوتے ہوئے اور ۵۷ اسلامی حکومتوں کی موجودگی میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے کوشاں دنیا بھر میں ہزاروں این جی اوز اور ان کے لاکھوں ورکرز کے ہوتے ہوئے آگ اور خون کا جو کھیل شام میں کھیلا جا رہا ہے اس نے اسلامی اخوت کے نعروں، اسلامی حکومتوں کی اسلام پسندی، مغربی ملکوں کی انسان دوستی، این جی اوز کے حقوق انسانی کے دعووں اور میڈیا کی دیانتداری پر اعتماد ختم کر کے رکھ دیا ہے۔

ظلم کے وہ مناظر جو سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا تک پہنچ رہے ہیں ایک نارمل آدمی انہیں دیکھنے کی تاب نہیں رکھ سکتا، لوگ صرف ادھوری ویڈیوز ہی دیکھ پا رہے ہیں۔ نہ ان مناظر کو آنکھوں سے دیکھنے کی ہمت ہے اور نہ ان مظلوموں کی آہ و زاریوں کو کانوں میں سننے کی سکت ہے۔ جن مظالم کو دیکھا نہیں جا رہا اُن مظالم کو ڈھانے والوں کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے۔ وہ انسان کہلائے جانے کے مستحق ہیں؟ وہ انسان ہیں یا انسان نما وحشی درندے؟ انکے سینوں میں دل نہیں پتھر ہے، جنھیں بچوں کی معصومیت متاثر نہیں کرتی، جنھیں بزرگوں کی بزرگی اور عورتوں کی صنفی کمزوری کا قطعی کوئی احساس نہیں۔ ٹھیک ہے کہ جنگ ہے ایسی جنگ جو شام کے بے رحم حکمرانوں نے خود اپنے عوام پر مسلط کی ہے۔ اس حکومت اور اس اقتدار کی اخلاقی حیثیت کیا ہوگی جس کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے عوام کی نسل کشی کی جائے۔ جنگ کا بھی تو کوئی ضابطہ اخلاق ہوتا ہے۔ رہائشی علاقوں پر بمباری، اسکولوں، ہسپتالوں اور پبلک مقامات پر حملے، بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کا بے دردی سے قتل عام، سفاک فاتحین کی عورتوں کے ساتھ وحشیانہ بدسلوکی، باحیا عورتیں عزت بچانے کے لئے خودکشی پر مجبور ہو رہی ہیں۔ اپنے بچوں کی لاشیں گود میں اُٹھائے ماں باپ پر کیا گزر رہی ہوگی جنکے بچے زخمی ہیں اور انھیں علاج معالجے کی سہولیات بھی میسر نہیں۔

حلب جو ایک جیتا جاگتا شہر تھا کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے۔ اپنے تحفظ کے لئے لڑنے والوں کو ختم کرنے کے لئے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے۔

اپنے عوام کو فتح کرنے والے انہیں انخلاء کا راستہ دینے کے لئے بھی تیار نہیں۔ شام کے سرکاری فوجی جنھیں روس اور ایران کا مکمل ساتھ حاصل ہے، ایرانی فورسز اور کمانڈرز بشار الاسد کی فوج کے شانہ بشانہ بلکہ ان سے بڑھ کر شام کے معصوم شہریوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں۔ ایرانی جرنیلوں کو حلب کے ہزاروں بے گناہ شہریوں کو مار کر بھی سکون نہیں مل سکا۔ ایران کا سینئر جنرل جواد غفاری جسے نہتے شہریوں کا خون منہ کو لگ گیا ہے' حلب میں محصور تمام افراد کو اجتماعی طور پر قتل کرنے کے احکامات جاری کر رہا ہے۔ وہ حلب کے شہریوں کی نقل مکانی کا مخالف ہے' اس کا کہنا ہے کہ عام شہریوں کی آڑ میں حکومت مخالف جنگجو بھی وہاں سے فرار ہو سکتے ہیں۔

حلب جو ایک جیتا جاگتا شہر تھا کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے۔ اپنے تحفظ کے لئے لڑنے والوں کو ختم کرنے کے لئے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے۔

او آئی سی' اقوام متحدہ اور اس کے ذیلی اداروں سمیت دنیا کی کئی حکومتوں، انسانی حقوق کی تنظیموں اور اعتدال پسند عوام کے واویلے اور احتجاج کا قطعی کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ متاثرین جنگ کے لئے کام کرنے والی تنظیموں اور ورکرز پر بھی پابندی لگائی گئی یا اپنی مرضی کی جگہوں پر مواقع فراہم کئے گئے۔ جب تعصب، نفرت، خود پسندی اور سرکشی سر چڑھ کر بولنے لگیں تو انصاف کی آوازیں کتنی بے بس ہو جاتی ہیں' شام کی صورتحال سے واضح ہے۔ عراق اور افغانستان میں عوام کی آزادی کے نام پر شبخون مارنے والی اور وہاں آگ اور خون کی ہولی کھیلنے والی قوتوں کی منافقت بھی بے نقاب ہوگئی ہے۔ امریکہ اور نیٹو فورسز اگر واقعی انسانی حقوق کی محافظ ہیں اور اقوام متحدہ کے حقوق انسانی چارٹر کی چوکیدار ہیں تو پھر انہیں شام میں انسانی حقوق کی پامالی اور جنگ کے بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں بکھرتی کیوں نظر نہ آئیں کہ وہ بشار الاسد، اُس کی فوج اور اس کی معاون بیرونی ریاستوں کو ان مظالم سے بزور قوت روک سکتے۔

بے نقاب تو ہمارے ملک کا موم بتی مافیا، سول سوسائٹی، جرأتمند لکھاری اور بے باک ٹی وی اینکرز بھی ہوئے جو رائی کا پہاڑ اور بات کا بتنگڑ بنا ڈالتے ہیں۔ ایشو کو نان ایشو اور نان ایشو کو ایشو بنانے میں مہارت رکھتے ہیں شام اور برما کے مسلمانوں کے لئے ان لوگوں کی بے حسی مجرمانہ ہے۔ عام تاثر یہ ہے کہ بین الاقوامی میڈیا کی باگ ڈور یہودیوں کے ہاتھوں میں ہے۔ ہمارے لوکل میڈیا کی باگ ڈور کس کے ہاتھ میں ہے کہ جب یہ ایشو بنانے پر آئے تو ملالہ پر ہونے والا قاتلانہ حملہ مارننگ شوز سے لے کر پرائم ٹائم میں نشر ہونے والے سیاسی ٹاک شوز تک میں موضوع بحث بنتا ہے۔ اخبارات کے صفحات کے صفحات کالے کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ موضوع ہر گھنٹے بعد کئی دن تک ہیڈ لائنز کی زینت بنتا ہے لیکن شام اور برما کی ماؤں بہنوں کی جانوں اور عزت پر بنی ہوئی ہے۔ اس طبقے میں کتنوں کا ضمیر جاگا ہے' عوامی سطح پر شام کے مسلمانوں کے لئے لوگوں کے کیا جذبات ہیں؟ اس کا اندازہ ہر باشعور آدمی سوشل میڈیا کے عمومی موضوع بحث سے لگا سکتا ہے۔ ہر دردمند دل رکھنے والا اپنے غم، افسوس اور ہمدردی کا

باقی صفحہ 17 پر

قیامت کی چند بڑی نشانیاں

تحریر
جناب مولانا امیر افضل اعوان

دنیا کی تاریخ اور حالات پر غور کیا جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ یہ دنیا واقعی دھوکے کا گھر اور فانی ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ دنیا اللہ پاک کی نظر میں بے وقعت اور بے اہمیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دھوکے کے گھر کو مومن کے لئے دارامتحان قرار دیا گیا ہے تاکہ وہ مکمل عاجزی کے ساتھ حق بندگی ادا کرتے ہوئے خود کو اپنے خالق و مالک حقیقی کی رضا کے تابع کردے۔ اس کے حکامات کے مطابق زندگی بسر کرے دنیا میں اپنے آنے کا حق ادا کرے اور اپنے کردار و عمل کو آنے والوں کے لئے مشعل راہ بنائے تاکہ وہ دونوں جہانوں کی حقیقی کامیابی حاصل کرسکے۔ مشیت ایزدی کے مطابق دنیا اور دنیاوی زندگی کا اختتام قیامت پر ہوگا، جب ہر نفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اس حوالہ سے قرآن کریم میں ابن آدم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرۃ)

''جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست (یعنی کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا ہو) جو خدا اور روز قیامت پر ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔''

اس آیت مبارکہ میں یہود و نصاریٰ کے اس عقیدہ کی بھی وضاحت کردی گئی ہے، یہود کہتے تھے کہ وہ پیغمبروں کی اولاد ہیں اور نصاریٰ کہتے تھے کہ وہ اللہ کے بیٹے (مسیح ابن مریم) کی امت ہیں جو ان کے عقیدہ کے مطابق امت کے گناہوں کے کفارہ میں سولی پر چڑھ گیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے اس باطل عقیدہ پر کاری ضرب لگاتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی۔ اسی باب میں ایک اور جگہ فرمایا گیا کہ

﴿بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرۃ)

''ہاں جو شخص خدا کے آگے گردن جھکا دے (یعنی ایمان لے آئے) اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے پاس ہے اور ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔''

اس آیت مبارکہ میں مزید وضاحت کے ساتھ فرمایا جارہا ہے کہ زبانی دعوے اور جھوٹی آرزوئیں بیکار چیزیں ہیں یہ خواہ یہود کی ہوں یا نصاریٰ کی یا مسلمانوں کی پاکسی اور کی، اخروی نجات کے لیے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس ایمان کے تقاضوں کے مطابق صالح اعمال بجا لانا ضروری ہے۔

موت سے کسی بھی ذی روح کو مفر نہیں اور یہاں آنے والے ہر ذی نفس نے آخر ایک دن لوٹ کر جانا ہی ہے، اس بات سے تو وہ بھی انکار نہیں کرتے جو مشرک، مرتد و زندیق ہیں۔ اس بارے میں قرآن پاک میں فرمایا جارہا ہے کہ

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ ()

''ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تمھیں تمھارے اجر قیامت کے دن ہی پورے دیئے جائیں گے، پھر جو شخص آگ سے دور کردیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔''

یہاں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ دنیا کے رنج و راحت دونوں چند روزہ ہیں، کوئی جاندار موت سے نہیں بچ سکتا، اور دنیا کی راحت و مصیبت اکثر تو دنیا ہی میں حالات بدل کر ختم ہو جاتی ہیں۔ بالفرض دنیا میں نہ بدلی تو موت پر سب کا خاتمہ ہو جانا یقینی ہے، عقلمند کا کام اس چند روزہ راحت و رنج کی فکر میں پڑے رہنا نہیں، بلکہ مابعد الموت کی فکر کرنا ہے کہ وبال کیا ہوگا۔ کیوں کہ ہر جاندار مرنے والا ہے، اس زمین پر جتنے ہیں سب فانی ہیں، صرف رب کا چہرہ باقی ہے جو بزرگی اور انعام والا ہے، پس صرف وہی اللہ وحدہ لاشریک ہمیشہ کی زندگی والا ہے جو کبھی فنا نہ ہوگا۔ جن و انس الغرض ہر زندہ نفس مرنے والا ہے۔ اسی طرح فرشتے اور حاملان عرش بھی مر جائیں گے اور صرف اللہ وحدہ لاشریک دوام اور بقاء والا باقی رہ جائے گا پہلے بھی وہی تھا اور آخر بھی وہی رہے گا۔ جب سب مر جائیں گے مدت ختم ہو جائے گی، صلب آدم سے جتنی اولاد ہونے والی تھی ہو چکی اور پھر سب موت کے گھاٹ اتر گئے، مخلوقات کا خاتمہ ہوگیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ قیامت قائم کرے گا اور مخلوق کو ان کے کل اعمال کے چھوٹے بڑے، چھپے کھلے اور صغیرہ کبیرہ سب کی جزا سزا ملے گی اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔

خالق کائنات نے دنیا و آخرت میں کامیابی کا جو معیار مقرر کیا ہے، اس کی بہت کھول کر وضاحت کردی گئی ہے اور اس حوالہ سے کوئی ابہام باقی نہ ہے۔ اس باب میں فرمایا جارہا ہے کہ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء)

''اے ایمان والو! اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں پھر اگر آپس میں کوئی چیز میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف پھیرو اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو یہی بات اچھی ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت

بہتر ہے۔''

بحیثیت مسلمان ہمارا اس بات پر مکمل یقین اور ایمان ہے کہ قیامت برحق ہے اور موجودہ وقت تیزی کے ساتھ قیامت کی منزل کی جانب بڑھ رہا ہے۔ ویسے تو قرآن مجید میں قیامت کے حوالے سے جو نشانیاں بیان کی گئی ہیں ان میں سے بہت سی آج دنیا میں ہمیں دیکھنے کو مل رہی ہیں تاہم روز محشر یعنی قیامت کے دن کے بارے میں حتمی طور پر سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں۔ اس حوالہ سے خود خالق ارض وسماء ارشاد فرما ہے کہ

﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الأعراف)

''وہ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا قیام کب ہوگا؟ کہہ دیجئے اس کا علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے، اسے اس کے وقت پر اس کے سوا کوئی ظاہر نہیں کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری واقع ہوئی ہے، تم پر اچانک ہی آئے گی۔ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں جیسے آپ ﷺ اس کے بارے میں خوب تحقیق کرنے والے ہیں، کہہ دیجئے اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا کہ

﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ (لقمان: 34)

''بلاشبہ اللہ ہی کو قیامت (کے آنے) کا علم ہے۔''

یقیناً قیامت کی آمد اور اس کے مقررہ وقت کا صرف اللہ رب العزت کو ہی حقیقی علم ہے لیکن قیامت کے آنے کے حوالے سے جو نشانیاں بتائی گئی ہیں ان میں سب سے پہلے حضرت امام مہدی کا دنیا میں ظہور، دجال کا خروج، حضرت عیسیٰؑ کی دنیا میں دوبارہ آمد، یاجوج ماجوج کا خروج، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور نفخ صور وحشر کے واقعات کا رونما ہونا شامل ہیں۔

قیامت کے حوالہ اور حضرت عیسیٰؑ کی دنیا میں آمد بارے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ﴾ (النسآء)

''اور (قربِ قیامت نزول مسیحؑ کے وقت) اہل کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰؑ پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا، اور قیامت کے دن عیسیٰؑ ان پر گواہ ہوں گے۔''

یعنی جب قیامت کے نزدیک عیسیٰؑ آسمان سے اس دنیا پر نزول فرمائیں گے تو سارے اہل کتاب (یہود بھی عیسائی بھی) سیدنا عیسیٰؑ کی طبعی موت سے پیشتر ان پر ضرور ایمان لائیں گے اس سلسلہ میں حدیث مبارکہ میں منقول ہے

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریمؑ اتریں گے وہ منصف حاکم ہوں گے صلیب توڑ دیں گے اور سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی اس قدر کثرت ہوگی کہ مکہ میں کوئی لینے والا نہ ہوگا'' (صحیح بخاری)

اس حوالہ سے احادیث مبارکہ میں مرقوم ہے:

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریمؑ تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا (یعنی وہ بھی شریعت محمدی کی پیروی کریں گے (بخاری، کتاب الانبیائ، باب نزول عیسیٰ بن مریم) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی اور قیامت تک غالب رہے گی، پھر عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر کہے گا: آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے' وہ کہیں گے' نہیں! اللہ کی طرف سے اس امت کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان میں سے ہی کوئی دوسروں پر امیر ہو۔'' (مسلم)

خالق کائنات نے قیامت اور احوال قیامت بارے اہل ایمان کو عبرت دلائی اور ہر چیز کھول کر بیان فرمائی تاکہ اہل ایمان راہ راست پر آجائیں اور دنیا کی فکر چھوڑ کر سفر آخرت کی تیاری کریں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اشتیاق و استفسار اور عوام الناس کے سوالوں پر ان کی تشفی دور کرتے ہوئے بڑے مفصل انداز میں قیامت کے بارے راہنمائی فراہم کی۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے گروہ آپس میں جنگ کریں گے، اور ان کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی، ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور اس وقت تقریباً تیس دجال پیدا ہوں گے' ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور علم اٹھالیا جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہوگی اور زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہوگا اور ہرج یعنی قتل کی زیادتی ہوگی اور اس وقت تم میں مال کی کثرت ہوگی کہ بہتا پھرے گا، اور مال کا مالک قصد کرے گا کہ کوئی اس کے صدقہ کو قبول کرلے اور وہ اس کو پیش کرے گا اور جس کو پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اس وقت لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں فخر کرنے لگیں گے، اور اس وقت ایک شخص کسی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش! میں اس جگہ ہوتا، اور آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھیں گے، سب ایمان لے آئیں گے اس وقت کسی کا ایمان نفع نہ دے گا، جو پہلے ایمان نہ لایا یا اپنے ایمان میں نیکی نہ کی، اور قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ دو شخص کپڑے پھیلائے ہوں گے' نہ تو خرید وفروخت کر پائیں گے اور نہ اسے لپیٹ سکیں گے، اور قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ ایک شخص اونٹنی کا دودھ دوہ کر لائے گا لیکن اسے پی نہ سکے گا، اور قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے مویشیوں کے لئے حوض درست کر رہا ہوگا لیکن اس میں کھلانے پلانے کی قدرت نہ پائیگا، اور قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے منہ

تک لقمہ اٹھائے گا لیکن کھانہ پائے گا۔" (صحیح بخاری)

غور فرمایئے کہ محمد عربی ﷺ نے نزول قیامت کی جو نشانیاں بیان فرمائیں ان میں سے تقریباً بیشتر وقوع پذیر ہو چکی ہیں، اب ہمیں چاہئے کہ اپنے اعمال کی اصلاح پر پہلے سے زیادہ توجہ دیں۔

نزول مسیح اور فتنہ دجال کے حوالہ سے آپ ﷺ نے فرمایا:

"دجال اسی حال میں ہوگا کہ اللہ مسیح ابن مریم ؑ کو مبعوث فرمائے گا جو دمشق کے شرقی سفید مینار کے پاس اتریں گے اور زرد رنگ کا جوڑا پہنے اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے، جب اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب اٹھائیں گے تو بھی موتیوں کی طرح قطرے گریں گے، کافر ان کے سانس کی بو پاتے ہی مر جائے گا اور ان کا سانس حد نگاہ تک پہنچے گا۔ پھر وہ دجال کی تلاش کریں گے تو اسے باب لد پر پائیں گے، پھر اسے قتل کر دیں گے۔ (مسلم)

"عبداللہ بن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کانا نہیں' دیکھو مسیح دجال کی داہنی آنکھ کانی ہے اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح (اوپر کو نکلی ہوئی) ہے اور رات میں نے خواب میں اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا تو ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جیسے تم نے بہترین رنگ کے گندمی آدمی دیکھے ہونگے ان سے بھی اچھا تھا' اس کے بال دونوں شانوں تک سیدھے لٹکتے تھے' اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دو آدمیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھے، وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جواب دیا کہ مسیح بن مریم ؑ ہیں پھر میں نے ان کے پیچھے ایک آدمی کو دیکھا جو سخت پیچیدہ بالوں والا تھا جو داہنی آنکھ سے کانا تھا جو ابن قطن (کافر) سے بہت زیادہ مشابہ تھا' ایک آدمی کے دونوں شانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کے گرد گھوم رہا تھا' میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ مسیح دجال ہے۔" (صحیح بخاری)

"حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی بیشک وہ کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی ایک شبیہ لائے گا پس جسے وہ جنت کہے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی اور میں تمہیں دجال سے ایسا ہی ڈراتا ہوں جیسے نوح ؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔" (صحیح بخاری)

حضرت امام مہدی ؓ کے ظہور سے قبل پوری دنیا پر کفار اس طرح مسلط ہوں گے کہ اس وقت کے تمام اولیا و اقطاب حرمین شریفین میں جمع ہو جائیں گے اور حضرت امام مہدی ؓ کا انتظار کریں گے' آپ کی بطور امام بیعت کریں گے جس کے بعد حضرت امام مہدی ؓ کی نصاریٰ سے جنگ ہوگی جس میں آپ کو اللہ کے حکم سے فتح حاصل ہوگی۔ حضرت امام مہدی ؓ کا شجرہ نسب حضرت امام حسین ؓ سے ہوگا اور آپ ؓ چالیس سال کی عمر میں ظاہر ہوں گے اور آپ ؓ کے ظہور کے بعد دنیا امن کا گہوارا اور عدل و انصاف کا مسکن بن جائے گی۔ حضرت امام مہدی ؓ کے ظہور اور اس زمانہ کے حالات بارے مختلف احادیث میں منقول ہے کہ

"حضرت ام سلمہ ؓ (ام المومنین) فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی ؓ میرے خاندان سے اور فاطمہ ؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔" (سنن ابوداؤد)

"حضرت ابوسعید خدری ؓ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوں گے روشن پیشانی اور بلند ناک والے ہوں گے' زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی تھی اور سات سال تک حکومت کریں گے، پھر اس کے بعد حضرت عیسیٰ ؑ نازل ہوجائیں گے جن کی اقتداء میں حضرت مہدی ؓ دجال سے لڑیں گے۔" (سنن ابوداؤد)

"ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کی موت کے وقت لوگوں میں (اگلا خلیفہ منتخب کرنے میں) اختلاف ہوجائے گا اس دوران ایک آدمی مدینہ سے نکل کر مکہ کی طرف بھاگے گا' لوگ اسے خلافت کے لیے نکالیں گے لیکن وہ اسے ناپسند کرتے ہوں گے پھر لوگ ان کے ہاتھ پر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے پھر وہ ایک لشکر شام سے بھیجیں گے تو وہ لشکر "بیداء" کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے' جب لوگ اس لشکر کو دیکھیں گے تو اہل شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں ان کے پاس آئیں گی ان سے بیعت کریں گی۔ پھر ایک آدمی اٹھے گا قریش میں سے جس کی ننھیال بنی کلب میں سے ہوگی' وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا تو وہ اس لشکر پر غلبہ حاصل کرلیں گے اور وہ بنوکلب کا لشکر ہوگا اور ناکامی ہو اس شخص کے لیے جو بنوکلب کے اموال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر حاضر نہ ہو۔ مہدی مال غنیمت تقسیم کریں گے اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کو جاری کریں گے اور اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا (سارے کرہ ارض پر اسلام پھیل جائے گا) پھر اس کے بعد سات سال تک وہ زندہ رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوجائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ بعض نے ہشام کے حوالہ سے یہ کہا کہ وہ نو سال تک زندہ رہیں گے جبکہ بعض نے کہا کہ سات سال تک رہیں گے۔"
(سنن ابوداؤد)

"حضرت ثوبان ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ایک خزانہ کی خاطر تین شخص قتال کریں گے (اور مارے جائیں گے) تینوں حکمران کے بیٹے ہوں گے لیکن وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہ ملے گا۔ پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے قبل کسی نے ایسا قتل نہ کیا ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے کچھ باتیں ذکر فرمائیں جو مجھے یاد نہیں پھر فرمایا: جب تم ان (مہدی) کو دیکھو تو ان سے بیعت کرو اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے (کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ

ہونگے)۔'' (سنن ابن ماجہ)

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کی مجلس مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے آخر زمانہ میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا ذکر شروع فرمایا اور بہت سارے فتنوں کو بیان کیا، یہاں تک کہ فتنہ ء احلاس کا ذکر فرمایا، ایک شخص نے پوچھا کہ احلاس کا فتنہ کیا ہے (یعنی اس فتنہ کی نوعیت کیا ہوگی اور وہ کس صورتحال میں ظاہر ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بھاگنا، اور مال کا ناحق لینا ہے (یعنی اس فتنہ کی صورت یہ ہوگی کہ لوگ آپس میں سخت بغض وعداوت رکھنے اور باہمی نفرت و دشمنی کی وجہ سے ایک دوسرے سے بھاگیں گے، کوئی کسی کی صورت دیکھنے اور کسی کے ساتھ نباہ کرنے کا روادار نہیں ہوگا، ایک دوسرے کے مال کو زبردستی چھین لینے اور ایک دوسرے کو ہڑپ کر لینے کا بازار گرم ہوگا۔ پھر سراء کا فتنہ ہے، اس فتنہ کی تاریکی اور تباہی اس شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گی (یعنی اس فتنہ کا بانی وہ شخص ہوگا) جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا، اس شخص کا گمان تو یہ ہوگا کہ وہ فعل وکردار کے اعتبار سے بھی میرے اہل بیت میں سے ہے لیکن حقیقت یہ ہوگی کہ وہ خواہ نسب کے اعتبار سے بھلے ہی میرے اہل بیت میں سے ہو مگر فعل وکردار کے اعتبار سے میرے اپنوں میں سے ہرگز نہیں ہوگا، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میرے دوست اور میرے اپنے تو وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو پرہیز گار ہوں۔ پھر اس فتنہ کے بعد لوگ ایسے شخص کی بیعت پر اتفاق کریں گے جو پسلی کے اوپر کوہلے کی مانند ہوگا، پھر دہیماء کا فتنہ ظاہر ہوگا۔ اور وہ فتنہ اس امت میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں چھوڑے گا جس پر اس کا طمانچہ، طمانچہ کے طور پر نہ لگے (یعنی وہ فتنہ اتنا وسیع اور ہمہ گیر ہوگا کہ امت کے ہر شخص تک اس کے برے اثرات پہنچیں گے اور ہر مسلمان اس کے ضرر ونقصان میں مبتلا ہوگا) اور جب کہا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا ہے تو اس کی مدت کچھ اور بڑھ جائے گی یعنی لوگ یہ گمان کریں گے کہ فتنہ ختم ہو گیا ہے مگر حقیقت میں وہ ختم کی حد تک پہنچا ہوا نہیں ہوگا بلکہ کچھ اور طویل ہو گیا ہوگا، یہ اور بات ہے کہ کسی وقت اس کا اثر کچھ ختم ہو جائے، جس سے لوگ اس کے ختم ہو جانے کا گمان کرنے لگیں لیکن بعد میں پھر بڑھ جائے گا۔ اس وقت آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا (یعنی اس فتنہ کے اثرات سے لوگوں کے دل ودماغ کی حالت اور کیفیت میں اس قدر تیزی کے ساتھ تبدیلی پیدا ہوتی رہے گی کہ مثلاً ایک شخص صبح کو اٹھے گا تو اس کا ایمان وعقیدہ صحیح ہوگا اور اس پختہ اعتقاد کا حامل ہوگا کہ کسی مسلمان بھائی کا خون بہانا یا اس کی آبروریزی کرنا یا اس کے مال واسباب کو ہڑپ کرنا ونقصان پہنچانا مطلقاً حلال نہیں ہے۔ مگر شام ہوتے ہوتے اس کے ایمان وعقیدہ میں تبدیلی آ جائے گی اور وہ اپنے قول وفعل سے یہ ثابت کرنے لگے گا یہ گویا اس کے نزدیک کسی مسلمان بھائی کا خون بہانا، اس کی آبروریزی کرنا، اور اس کے مال وجائیداد کو ہڑپ کرنا نقصان پہنچانا جائز وحلال ہے، اس طرح جو صبح کے وقت مومن تھا شام کو اس عقیدے کی تبدیلی کی وجہ سے کافر ہو جائے گا، اور یہ صورت جاری رہے گی یہاں تک کہ لوگ خیموں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک خیمہ ایمان کا ہوگا کہ اس میں نفاق نہیں ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا ہوگا کہ اس میں ایمان نہیں ہوگا، جب یہ بات ظہور میں آ جائے تو پھر اس دن یا اس کے اگلے دن، دجال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہنا۔ (ابوداؤد، مشکوۃ شریف)

''حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کرے گا تاکہ وہ خانہ کعبہ کو نقصان پہنچائے، چنانچہ جب وہ لشکر زمین کے ایک میدانی حصہ میں پہنچے گا تو وہ اول سے آخر تک (یعنی پورا لشکر) زمین میں دھنسا دیا جائے گا، میں نے یہ سن کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ لشکر اول سے آخر تک (یعنی سب کو) کس طرح دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں کاروباری لوگ بھی ہوں گے اور ان میں وہ شخص بھی ہوگا جو ان میں سے نہیں ہے۔ لشکر میں ایسے لوگ بھی شامل ہوں گے جو نہ سب لشکر والوں کی طرح کافر ہوں گے اور نہ کعبہ کو نقصان پہنچانے میں ان کے ہمنوا و شریک ہوں گے بلکہ ان کو زبردستی لشکر میں شامل کر لیا ہوگا تو کیا ایسے لوگ بھی زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اول سے آخر تک سب ہی دھنسا دیئے جائیں گے البتہ انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

یہ گویا آنحضرت ﷺ نے اس زمانہ کے بارہ میں پیش گوئی فرمائی ہے جب دنیا اپنی عمر کے آخری دور میں ہوگی، چنانچہ اس آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی کے ظہور کے بعد مصر کے حکمران سفیانی کا ایک لشکر خانہ کعبہ کو نقصان پہنچانے کے ناپاک ارادہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوگا مگر وہ اپنے اس ناپاک ارادہ میں کامیاب ہونے سے پہلے ہی زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حدیث کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ایسے لوگ لشکر کے ناپاک ارادوں کے ہمنوا نہ ہوں گے اور خانہ کعبہ کو نقصان پہنچانا یا اس کی توہین کرنا ان کا مقصد نہیں ہوگا مگر چونکہ وہ لشکر میں شامل ہو کر نہ صرف یہ کہ ان کی بھیڑ میں اضافہ کریں گے بلکہ ایک طرح سے ان کے ناپاک ارادوں میں اعانت کا سبب بھی بنیں گے اس لئے پورے لشکر کے ساتھ ان کو بھی زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ہاں پھر قیامت میں سب کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا کہ جو شخص کسی مجبوری اور زبردستی کے تحت لشکر میں شامل ہوا ہوگا اور اس کی نیت صاف اور اس کا قلب ایمان واسلام کی روشنی سے منور ہوگا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا اور جو لوگ واقعی ناپاک ارادوں کے ساتھ اور بہ نیت کفر لشکر میں شامل ہوں گے انہیں دوزخ کی آگ کے حوالہ کر دیا جائے گا۔'' (مشکوۃ شریف)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کیلئے دجال کو طاقت دے گا کہ اپنے ماننے والوں کو جنت اور انکار کرنے والوں کو دوزخ میں ڈالے۔ اسی طرح اپنے ماننے والے لوگوں پر بارش برسائے گا اور زمین کے تمام خزانے، مال واسباب اس کے پیچھے چل پڑیگا اور جو قوم

اس کو ماننے سے انکار کرے گی اس پر قحط سالی مسلط ہو گی۔ اپنی حاکمیت کو منوانے کیلئے وہ ایک مومن مسلمان کے دو ٹکڑے کر کے پھر زندہ کرے گا مگر وہ مسلم پھر بھی یہی کہے گا کہ تو دجال ہے۔ اس طرح صرف چالیس دنوں میں دجال دنیا کو فتنہ فساد سے بھر دے گا اور آخر کار حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں مارا جائے گا جو آسمان سے دمشق کے کنارہ شرقی پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوں گے، حضرت عیسیٰؑ ہر طرف عدل و انصاف کا بول بالا کر دیں گے، صلیب کو توڑ کر خنزیر کو قتل کریں گے' اس وقت مال واسباب کی اس قدر کثرت ہوگی کہ کوئی حاجت مند ہوگا نہ ہی کوئی قبول کرنے والا۔ انہیں کے دور میں یاجوج ماجوج جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا جو دنیا میں ہی موجود اور سد سکندری نامی اپنے سامنے بنی نہایت پختہ دیوار کو کھودنے میں مصروف رہتے ہیں اور جب وہ رات کو اسے چھوڑ کر جاتے ہیں تو وہ دیوار پھر مکمل ہو جاتی ہے تاہم قیامت کے قریب وہ اس دیوار کو توڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پوری دنیا میں پھیل کر انسانوں کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ یاجوج ماجوج کے نکلنے کی اطلاع حضرت عیسیٰؑ کو مل جائے گی جس کے بعد آپ کو حکم خداوندی ہوگا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جائیں کیونکہ یہ اس قوم (یاجوج ماجوج) کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

قیامت کی ہی نشانیوں میں دابۃ الارض نامی ایک حیوان کا پیدا ہونا بھی ہے جس کے پاس عصاء موسیٰؑ اور مہر سلیمانؑ ہوگی' وہ کافر اور مومن میں فرق کر دے گا اور ہر ایک کی پیشانی پر مہر لگا تا جائے گا۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا بھی قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ اس وقت دنیا میں فسق و فجور کا اتنا زور ہوگا کہ کوئی خدا کا نام لینے والا نہیں رہے گا۔ قرآن مجید کے حروف محو (مٹ) ہو جائیں گے اور دوبارہ سے بت پرستی شروع ہو جائے گی۔ اس وقت ایک آگ بھڑکے گی جو یمن سے نکلے گی جس کی طوالت اور شدت سے گھبرا کر لوگ ملک شام کی طرف بھاگے دوڑے جائیں گے، اسی افراتفری کے عالم میں حضرت اسرافیلؑ صور پھونکنا شروع کر دیں گے، صور پھونکنے کی آواز پہلے پہل تو دھیمی ہوگی پھر رفتہ رفتہ بلند ہوتی جائے گی یہاں تک کہ کرہ ارض پر موجود تمام مخلوقات خداوندی کا نام و نشان تک مٹ جائے گا اور سوائے حضرت عزرائیل علیہ السلام (ملک الموت) کے کوئی فرد مخلوق زندہ نہیں رہے گی جو آخر میں اپنے رب کے حکم سے خود اپنے ہاتھ سے اپنی جان قبض کریں گے، جس کے بعد پھر حکمت خداوندی سے حضرت اسرافیلؑ کو زندہ کیا جائے گا جو اس وقت نفخ صور میں مصروف ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی آواز میں زندگی کی طاقت رکھی ہوگی' اس وقت صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین، ملائکہ، جن و بشر و حیوانیات اور تمام حشرات الارض موجود ہو جائیں گے سب سے پہلے ہمارے پیارے آقا رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے، اس دوران ایک لمبے عرصے تک تمام مخلوق انتہائی اضطراب، پریشانی اور خوف میں ہو گی، اس صورتحال سے پریشان ہو کر انبیاء علیہم السلام ایک وفد کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور رب ذوالجلال سے رحم، درگزر، معافی اور بخشش کیلئے سفارش کرنے کی درخواست کریں گے جس کے بعد آپ ﷺ اللہ پاک سے تمام مخلوق کی شفاعت کیلئے سفارش فرمائیں گے جو بارگاہ الٰہی میں قبول ہو جائے گی۔

❀❀❀❀❀

مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر کے ذمہ داران سے حلف وفاداری!

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں وکشمیر کے نومنتخب عہدیداران سے ان کے عہدوں کا حلف لیا۔ تفصیلات کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں وکشمیر کے نومنتخب امیر مولانا محمد صدیق صدیقی بالاکوٹی' ناظم دانیال شہاب اور ناظم مالیات فیصل یعقوب سے پروقار تقریب میں حلف لیا۔ تقریب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب امیر و ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان مولانا علی محمد ابوتراب بھی شریک ہوئے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں وکشمیر کے دیگر عہدیدار جنہوں نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا' ان میں محی الدین اثری سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں وکشمیر' سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں وکشمیر سید عتیق الرحمٰن شاہ (میلم) نائب امراء ابوعبدالرحمٰن (باغ) سید عبدالرحمٰن بخاری (کھوئہ) ابوبکر صدیق حنیف (اسلام آباد) نائب ناظم فہیم الاسلام صدیقی (باغ) نائب ناظم مالیات ممتاز مغل (مظفر آباد) ناظم نشر واشاعت عبدالشکور آزاد (مظفر آباد) ناظم تعلیم وتربیت مولانا عبدالرشید محمود (مظفر آباد) نائب ناظم تعلیم وتربیت پروفیسر نعیم اسلم (راولاکوٹ) نائب ناظم تعلیم وتربیت مولانا سیف الرحمٰن (ساہلیاں) نائب ناظم تعلیم وتربیت مولانا اکرم عباسی (لیپہ) نائب ناظم تبلیغ مولانا فضل الرحمٰن (مظفر آباد) ناظم رابطہ میر پور ڈویژن محمد سجاد سلفی (بھمبر) اور ناظم رابطہ برائے مہاجرین ومجاہدین حمزہ بھی شامل ہیں۔ یاد رہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں وکشمیر کی مرکزی مجلس شوریٰ نے 4 دسمبر 2016ء کو مرکز اہل حدیث جامعہ محمدیہ مظفر آباد میں منعقدہ اجلاس میں مولانا محمد صدیق صدیقی بالاکوٹی کو امیر' دانیال شہاب کو ناظم وفیصل یعقوب کو ناظم مالیات کے عہدوں پر 5 سال کے لیے منتخب کیا تھا۔ عہدیداران کی حلف برداری کی تقریب مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں وکشمیر کے رابطہ آفس اسلام آباد مرکز اہل حدیث G-6 میں منعقد ہوئی جہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں وکشمیر کے مرکزی عہدیداروں سے حلف لیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں وکشمیر کے دیگر مرکزی عہدیداروں اور مرکزی مجلس عاملہ کے اراکین کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ (منجانب: دانیال شہاب مدنی)

ایک ضروری تصحیح

⊙ شمارہ نمبر 50 میں مولانا عبدالمالک مجاہد کے ایک حالیہ مضمون ''ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں'' کے حصہ دوم میں سہو قلم سے ایک جملہ اس طرح چھپ گیا ہے: ''عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے 500 سال بعد کی بات ہے کہ اس وقت کا بادشاہ ''ذونواس'' بڑا ہی جابر اور متکبر تھا''..... یہ سہو بشری تقاضوں کے تحت واقع ہوا ہے۔ اصل میں اس کو یوں پڑھا جائے: ''عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھائے جانے کے 500 سال بعد کی بات ہے کہ اس وقت کا بادشاہ ''ذونواس'' بڑا ہی جابر اور متکبر تھا''..... معزز قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اس غلطی کی تصحیح فرمالیں۔ شکریہ! (قاری محمد اقبال۔ دارالسلام الریاض)

ادارہ اہلحدیث اس سہو پر قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

طب وصحت

گڑ، خوش ذائقہ غذا اور دوا

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

ایک زمانہ تھا کہ ہمارے ہاں بالخصوص دیہات میں گھر آنے والے مہمان کو گڑ یا شکر کا شربت بطور تواضع پیش کیا جاتا تھا جو میٹھا ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر بے حد غذائی اور دوائی افادیت کا حامل ہوتا' مگر اب حالات بدل چکے ہیں اور شہروں کی بات تو چھوڑیئے دیہات میں بھی لوگ گڑ اور شکر کو بھول چکے ہیں اور سفید چینی جسے سفید زہر کہنا زیادہ مناسب ہوگا' کے فدائی اور شیدائی ہو چکے ہیں اور گڑ کی بجائے چینی کا بہت زیادہ استعمال کر رہے ہیں حالانکہ ابلاغ کے باعث پیدا ہونے والے شعور وآگہی کی وجہ سے دیہاتی لوگ بھی چینی کی مضرت رسانیوں اور گڑ کی غذائی ودوائی افادیت کے بارے میں خوب جانتے ہیں لیکن دولت کی ہوس کے باعث گنا شوگر ملوں کو اور راب یا تیار کردہ گڑ برآمد کر دیتے ہیں اور صورتِ حال اس طرح بن چکی ہے کہ آج کے زمانے میں گڑ استعمال کرنے والوں کو قدامت پسند اور دیہاتی کا لقب دیا جاتا ہے۔ اب تو کوئی اپنے مہمان کو گڑ یا شکر کی چائے پیش کرنے کا خیال بھی نہیں کرتا کیونکہ اس صورت میں جس قسم کے جملے سننے پڑیں گے اس سے انسان منہ چھپاتا پھرتا ہے۔

سفید چینی جسے سفید زہر کا نام دیا جاتا ہے' انسانی جسمانی نظام کو تباہ کرنے میں کوئی اس کا ثانی نہیں ہے' کیونکہ اسے سفید دانے دار بنانے کے لیے خطرناک قسم کے کیمیکل استعمال کیے جاتے ہیں۔ اگر کیمیکلز استعمال نہ کیے جائیں تو اتنی شفاف رنگت ہو ہی نہیں سکتی۔ چینی کے بکثرت استعمال کے باعث اس کی قیمتوں میں بھی بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے اور اس کی خوردہ قیمت ۶۰ روپے فی کلو تک پہنچ چکی ہے۔ ہمارے ہاں گنا بکثرت کاشت کیا جاتا ہے۔ آپ موسم سرما میں کسی دیہاتی علاقے میں چلے جائیں تو گنے کے لہلہاتے ہوئے کھیت نظر آئیں گے مگر یہ سب تجارتی بنیادوں پر کاشت کیا جاتا ہے جبکہ پہلے صرف گھریلو استعمال کے لیے کاشت کیا جاتا تھا۔ اب کسان تجارتی بنیادوں پر کاشت کرتے اور بڑا منافع کما رہے ہیں۔

شوگر ملوں کی کثرت کے باعث گنے کی مانگ بڑھ چکی ہے' اس کا ریٹ بہت زیادہ ہو چکا ہے اور کسان بھی اسے تجارتی بنیادوں پر کاشت کر کے خوب قیمت وصول کر رہا ہے جبکہ شوگر ملیں خوب گنا خرید کر چینی بنا رہی ہیں۔ اگر کچھ لوگ گنے سے گڑ اور شکر بناتے ہیں تو وہ گھریلو استعمال کی بجائے تجارتی بنیادوں پر افغانستان بھیج دیتے ہیں۔ اس طرح گڑ کی قیمتیں بھی آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں۔ اس وقت جتنے بھی شربت مارکیٹ میں ہیں سب مصنوعی چینی سے تیار کردہ ہیں۔ دیکھنے میں تو یہ اچھے بھلے لگتے ہیں مگر حقیقت میں میٹھا زہر ہیں جو لوگ پی رہے ہیں۔ ہمیں بچپن کے دن یاد ہیں۔ موسم گرما میں گڑ کے شربت یا ستوؤں کا ایک خاص ذائقہ اور لطف ہوا کرتا تھا اور ہر عمر کے لوگ بڑی رغبت سے یہ ٹھنڈا شربت نوش جاں کرتے تھے۔

گڑ یا شکر سے بنائی گئی چائے کا اپنا ہی مزہ ہے۔ یہ نہ صرف لطف دیتی ہے بلکہ نظامِ ہضم کی اصلاح بھی کرتی ہے۔ پہاڑی علاقوں کے رہنے والے اب بھی گڑ اور شکر کی چائے بناتے اور پیتے ہیں۔ موسم برسات میں گڑ کی روٹیاں بہت لطف دیتی ہیں۔ موسم سرما میں دیہات میں تلوں اور السی کو بھون کر پھر اس میں گڑ ملا کر گول لڈو بنا کر کھائے جاتے تھے۔ اس میں گھی کا آمیزہ اس کا لطف دوبالا کر دیتے۔ اسی طرح چنے اور مکئی وغیرہ بھون کر گڑ ملا کر دوستوں اور مہمانوں کو کھلایا جاتا تھا۔

یوں نہ صرف ہر عمر کے لوگ اس سے لطف اندوز ہوتے بلکہ جسم کو حرارت پہنچا کر کئی امراض سے محفوظ رہتے تھے۔ ان کا استعمال موسم سرما میں شدت سردی سے محفوظ رکھتا ہے مگر اب طرزِ زندگی میں تبدیلی آچکی ہے۔ ان صحت بخش غذاؤں کی بجائے مہمانوں کی خاطر مدارت چینی سے بنی چائے اور مٹھائیوں سے کی جاتی ہے اور ہر کوئی جاننے کے باوجود استعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دیہی علاقوں میں گڑ کی جگہ رنگ برنگی مٹھائیاں تواضع کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

گزرے وقتوں میں دیسی طب کے ماہرین سالوں پرانا گڑ نسخوں میں استعمال کرتے' کیونکہ گڑ جس قدر پرانا ہوگا اس کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔ گڑ جس قدر بھی کھا لیا جائے اس کا کوئی نقصان نہیں پہنچتا جبکہ سفید چینی کے باعث موٹاپا اور ذیابطیس کے مرض میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ دیہات کے لوگ گڑ کا استعمال کرتے تھے اس لیے ذیابطیس (شوگر) کے مرض سے محفوظ رہتے تھے۔ گڑ کئی امراض کے علاج کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پرانا گڑ کھانسی اور دمہ کے لیے بھی مفید ہے۔ پہلے وقتوں میں لوگ ہاضمے کے لیے کھانے کے بعد تھوڑا سا گڑ کھاتے تھے اور یوں یہ ان کی سویٹ ڈش بھی ہوتی۔ پرانا گڑ قبض کے لیے بہت فائدہ مند ہے اور کوئی اس کا متبادل نہیں ہے۔

اطباء حضرات معجون کو گڑ کے شیرہ میں تیار کرتے۔ اس طرح اس کی افادیت بڑھ جاتی۔ گڑ انسان کے اعصابی نظام کو طاقت بخشتا ہے اور بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ کپڑے کی ملوں اور کپاس کی فیکٹریوں میں کام کرنے والے لوگ کام ختم کر کے گڑ کھاتے ہیں۔ یوں معدے کے اندر داخل ہونے والے روئی کے ذرات اور مضر صحت کیمیکلز جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ گڑ کی چائے بچوں کی کھانسی اور بلغم کے اخراج میں مفید ہے اور معدہ کو درست رکھتی ہے۔ گڑ اور شکر میں وہ تمام اوصاف موجود ہیں جو گنے کے رس میں ہیں بشرطیکہ کسان اس کو سفید کرنے کے لیے بے تحاشا سوڈا اور دوسرے کیمیکلز استعمال نہ کریں۔ اگر بے تحاشا سوڈا اور کیمیکلز سے گڑ کو سفید کیا جائے تو پھر یہ گڑ بھی مضر صحت ہے جیسے کہ سفید چینی۔ گڑ کی میل کاٹنے کے لیے بھنڈی کا رس بہتر ہے۔ اس طرح گڑ بھی صاف اور شفاف ہو جائے گا اور مضر صحت بھی نہیں ہوگا۔

گڑ میں خشک میوہ جات شامل کر کے تھوڑا دیسی گھی ملا کر موسم سرما میں کھانا مفید ہے۔ اگرچہ اس گڑ کی رنگت سیاہی مائل ہو مگر افادیت اور مزہ بہت ہوتا ہے۔ طب یونانی کی رُو سے گڑ جسم کو موٹا کرتا ہے۔ گنے کے رس میں بھی قدرت نے بڑی شفا رکھی ہے۔ گنے کا رس یرقان میں مفید ہے۔ منہ کی بدبو دور کرتا ہے اور گردوں کو صاف کرتا ہے۔ بہترین توانائی بخش ٹانک ہے۔ معدہ کی تیزابیت کو بڑھنے نہیں دیتا۔ جسم سے زہریلے مادے ختم کرتا ہے' گلے کی خراش کو دور کرتا ہے۔

موسم گرما میں لُو لگنے میں مفید ہے۔ یہ کولا مشروبات کا بہترین متبادل ہے۔ ہلکا قبض کشا اور بخار میں مفید ہے۔ گنے کے رس میں وٹامن اے' بی اور سی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں لیکن جب یہی رس کیمیکلز کے ذریعے چینی کی صورت اختیار کرتا ہے تو زہر

باقی صفحہ 28 پر

مختصر روداد

اجلاس مرکزی کابینہ وعاملہ صوبائی کابینہ وعاملہ ضلعی وشہری امراء وناظمین ومبلغین عظام

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی کابینہ وعاملہ' صوبائی کابینہ وعاملہ' ضلعی اور شہری امراء وناظمین اور مبلغین عظام کا مشترکہ اجلاس مرکزی سیکرٹریٹ ۱۰۶ راوی روڈ میں ۱۱ دسمبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت امیر محترم جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کی۔ تلاوت قاری عبدالحمید صدیقی بہاولنگر نے کی۔ ابتدائی کلمات حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب نے کہے' اس کے بعد جماعت کی حالیہ کارکردگی جو کہ ایجنڈا کی پہلی شق تھی کے بارے میں مولانا علی محمد ابوتراب سینئر نائب امیر مرکزیہ نے پیش کی اور ساتھ ہی ناظم اعلیٰ مرکزیہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) کے بارے میں معذرت پیش کی کہ ان کی ڈی جی خاں میں مصروفیت تھی' اس وجہ سے وہ اجلاس میں تشریف نہیں لا سکے۔ اس کے بعد انہوں نے گذشتہ تین ماہ کی مختصر کارکردگی پیش کی کہ اسلام آباد میں ماہ اگست میں ہونے والے تحفظ حرمین شریفین اور اتحاد امت سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں امام مسجد اقصیٰ فلسطین' امام ومؤذن مسجد نبوی' ترکی اور بحرین کے مفتی' چیئرمین مجلس شوریٰ اور حکومتی وزیر نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ امام مسجد اقصیٰ کا دورۂ بلوچستان' مرکز ۱۰۶ راوی روڈ لاہور میں خطبہ جمعہ۔ اسی طرح سردار محمد یوسف وفاقی وزیر مذہبی امور نے مرکز لاہور کا دورہ کیا۔ امیر محترم کا کوریا کا دورہ اور مختلف ذمہ داران اور پاکستانی کمیونٹی سے خطابات۔ اسی طرح ناظم اعلیٰ کا دورۂ سعودی عرب اور وہاں ائمہ حرمین سے ملاقاتیں' مولانا علی محمد ابوتراب نے انڈونیشیا کا دورہ کیا اور بائیس مراکز کے علماء سے میٹنگ کی' اسی طرح امیر محترم کا سیرت کانفرنس اسلام آباد میں خطاب ودیگر سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔

آئندہ ۲۰ جنوری کو سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی کا دورہ متوقع ہے' ان کی آمد پر اسلام آباد میں پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ اسی طرح کراچی میں بھی پروگرام منعقد ہوا۔ اسی طرح پیغام چینل کی رپورٹ پیش کی جو کہ بہت حوصلہ افزا ہے۔ پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان وہ تناور درخت ہے جس کی چھاؤں میں جماعت کے ذمہ داران اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں' یہ ایک متحرک جماعت ہے۔ انہوں نے مرکزی جمعیت پنجاب کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم ڈویژن کی سطح پر کانفرنس منعقد کرتے ہیں اور ۳۶ اضلاع پنجاب مرکز کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ ایجنڈا کی دوسری شق کے بارے میں امیر محترم نے تفصیلی گفتگو فرمائی اور شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد شرکاء اجلاس کو دعوت دی گئی کہ وہ بھی اظہار خیال کریں اور جماعت کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے مفید تجاویز دیں۔ قاضی ریاض قدیر نے کہا کہ جماعتی وقار کا خیال رکھنا چاہیے' امیر محترم نے بڑی وضاحت کے ساتھ تنظیمی امور پر اظہار خیال فرمایا ہے۔ ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے کہا کہ جماعتی میٹنگوں میں جو بات ہو اسے عام جلسوں میں نہیں اُچھالنا چاہیے۔ حافظ عبدالغفار نقیب نے کہا کہ جماعت کے ساتھ وابستگی نہایت ضروری ہے۔ عرفان اللہ ثنائی نے کہا کہ اجلاس وقت پر شروع ہونا چاہیے تاخیر سے اجلاس شروع کرنے کی روایت ختم ہونی چاہیے۔ ہماری جماعت کا دستور شورائی وجمہوری ہے۔ اس لیے ہمیں اپنا مزاج بھی جمہوری بنانا ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ناظم اعلیٰ کا آج کے اجلاس میں تشریف لانا ضروری تھا' دوسرے کاموں پر تنظیم کو ترجیح دینا چاہیے۔

حافظ عمران عریف نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے تمام افراد کے لیے ضروری اور شرعی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ مرکز کو مضبوط بنائیں' جلسہ عام میں اور سوشل میڈیا میں اخلاق سے گری ہوئی باتیں نہ پھیلائیں' انہوں نے کہا کہ امیر محترم کے آئینی اختیارات میں کوئی کمی نہیں کرنی چاہیے۔ ذیلی تنظیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث کے تحت ہیں تو وہ ذیلی ہیں' انہیں مرکز کے تابع رہ کر کام کرنا ہوگا۔ مرکز ۱۰۶ راوی روڈ سب کا مرکز اور جماعت کا مرکزی دفتر ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کسی کارکن کے یہاں داخلہ پر پابندی نہیں۔ اجلاس میں رائے اور مشورہ دیا جا سکتا ہے فیصلہ کو منوانا نہیں چاہیے۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ اہم ایشوز مجلس عاملہ یا شوریٰ میں رکھنے چاہئیں۔

مفتی محمد اسلم ناگرہ نے کہا کہ مرکزی جمعیت کا منشور قرآن وسنت کا نفاذ ہے۔ جماعت کا دستور شورائی ہے۔ دستور میں جو ترمیم ہو وہ شوریٰ میں ہونی چاہیے۔ امیر محترم نے اگر دستوری اختیارات استعمال کیے ہیں تو جماعت کی بہتری کے لیے کیے ہیں۔

محمد طاہر شیخ نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ''اہل حدیث'' مسلک کی نمائندہ جماعت ہے۔ جماعت نے پیغام ٹی وی کا جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ کتاب وسنت کی پوری دنیا میں اشاعت اور تبلیغ جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس لازم وملزوم ہیں۔ AYF جماعت کا دست وبازو ہے۔

مولانا محمد شریف چنگوانی نے کہا کہ اللہ کی نصرت جماعت کے ساتھ ہے۔ آزمائشیں آتی رہتی ہیں جو افراد اور جماعتیں آزمائشوں سے سرخرو ہو کر نکلتے ہیں وہ ہی کامیاب ہیں۔

مولانا عبدالرشید حجازی نے کہا کہ ہمارا تعلق صرف اور صرف مرکزی جمعیت کے ساتھ ہے۔ ہم علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ سے لے کر آج تک امیر محترم پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں کام کر رہے ہیں اور ہم سو فیصد ان کے اور جماعت کے ساتھ ہی رہیں گے۔ سید عامر نجیب (کراچی) نے کہا کہ ہم نے اپنی جماعت کو مرکزی جمعیت میں ضم کر دیا ہے اور امیر تو جماعت کا ستون ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج میں اس اجلاس میں شرکت کر کے بہت مطمئن ہوا ہوں کہ آپ نے ہر ایک کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ فراہم کیا۔ کراچی سے جو وفد آیا ہے وہ نہایت جوش اور جذبے سے کام کرنے کا خواہش مند ہے۔ محترم خالد علوی صاحب نے کہا کہ امیر محترم نے مجھے اجلاس میں دعوت دی' میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جماعت کو جمہوری انداز میں چلایا جائے۔

پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی نے کہا کہ جو وضاحت امیر محترم نے فرما دی وہ کافی تھی۔ جماعت کے ذمہ داران کو چاہیے کہ وہ اپنے اپنے کام کریں۔ دریا سے نکلنے والا پانی کچھ دور جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ زبیر مغل نے کہا کہ ہمیں تجاویز دینی چاہئیں تبصرے اور سفارشیں نہیں' جو جماعت کے دستور کو نہیں مانتا اسے جماعت میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔

مولانا طارق محمود یزدانی نے امیر محترم کا شکریہ ادا کیا کہ اجلاس میں دعوت دی گئی۔ انہوں نے اپنی کچھ سفارشات پیش کیں اور کہا کہ وہ جمعیت کے ساتھ ہیں۔ اس دوران حافظ عبدالستار حامد نے وضاحت فرمائی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر پروفیسر ساجد میر ہیں' ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم اور ناظم مالیات حاجی عبدالرزاق ہیں۔ اسی طرح اہل حدیث یوتھ فورس کے صدر فیصل افضل شیخ' جنرل سیکرٹری حافظ عامر صدیقی ہیں۔

میاں محمود عباس نے کہا کہ امیر محترم نے جو وضاحت فرما دی اس کو قبول کر لینا چاہیے۔ مولانا نصر اللہ بھٹی نے کہا کہ میں جماعت کے ساتھ ہوں' ہم امیر محترم کی باتوں کو من وعن تسلیم کرتے ہیں' مولانا فضل الرحمٰن مدنی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے شریعت کے مطابق بات کرنے کی ہمت عطا کرے۔ کسی بھی قضیہ کے لیے علماء کرام پر مشتمل کمیٹی بنا دی

جائے' وہ جو فیصلہ کرے اسے قبول کرنا چاہیے۔ امتیاز احمد مجاہد نے سب سے پہلے امیر محترم اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کی اور دعاؤں کے انبار لگا دیئے اور کہا کہ آپ کی دعاؤں سے ہی میں آج آپ کے درمیان کھڑا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں امیر محترم کا حامی ہوں' کسی اور تنظیم اور جماعت سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ ہمیں اصلاح کی کوشش کرنا چاہیے۔ مولانا علی محمد ابوتراب نے کہا کہ جو فیصلہ امیر محترم کی طرف سے آئے گا ہمیں اس کی پابندی کرنا چاہیے اور ذاتی انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے۔

آخر میں حافظ عبدالستار حامد نے قرارداد پیش کی کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک ''پیس ٹی وی'' کے نام سے جو دینی خدمات انجام دے رہے ہیں ہم ان کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور ان پر بھارتی حکومت کی طرف سے لگائی جانے والی پابندیوں کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اسی طرح کشمیریوں' شام اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف مظالم کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ امیر محترم کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا' آخر میں حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

شرکاء اجلاس:

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ
سینئر نائب امیر شیخ علی محمد ابوتراب حفظہ اللہ
امیر پنجاب پروفیسر عبدالستار حامد حفظہ اللہ

الشیخ محمد شریف چنگوانی
مولانا محمد نعیم بٹ
فضل الرحمن مدنی
محمد حماد لکھوی
ڈاکٹر عبدالغفور راشد
عبدالرشید حجازی
عنایت اللہ رحمانی
عتیق اللہ عمر
حافظ محمد عمران عریف
پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی
عباس سلیم
محمد صدیق صدیقی بالاکوٹی
نذیر احمد اسد سندھو
دانیال شہاب مدنی
قاضی عنایت اللہ مکی
محمد طاہر شیخ
شوکت ضیاء چوہدری
حافظ عطاء الرحمن عامر
مفتی محمد اسلم خاں
محمد جمیل میر
عبدالمجید محمد
محمد اسلم جوئیہ
محمد اسلم چیمہ
غلام اللہ محمدی
قاری عبدالحفیظ
پروفیسر احمد کامران تھہیم
رانا راشد احسان
حافظ محمد خاں
محمد بلال اظہر
حافظ محمد اشتیاق
ڈاکٹر شاہد اقبال ظہیر
طلحہ ثناء الحفیظ
عبدالحفیظ سلفی ڈٹو
فداء الرحمن طیب
حافظ محمد آصف ندیم
حافظ سرفراز احمد نجمی
قاری محمد اسماعیل عتیق
ڈاکٹر محمد شفیق سلفی
ڈاکٹر انصر جاوید گھمن
محمد منیر اعوان
حسن محمود کیرپوری
عبدالسلام
سردار محمد بشیر
حافظ عبدالباسط مدنی
حافظ محمد یونس آزاد
مولانا ارشد بیگم کوٹی
مرزا سلیم احمد
قاری محمد ایوب چنیوٹی
عبدالواحد سلفی
حافظ سلیم بٹ
عبدالحمید فاروقی
قاری محمد تنویر قمر
محمد دلدار عاجز
گلزار احمد
قاری عبدالمتین اصغر
محمد اشرب ربانی
محمد احمد
حافظ شفیق الرحمن
عبدالباری ذوق
قاری اظہار احمد بلوچ
حافظ ظفر اللہ خاں
بہادر علی سیف
چوہدری محمد یوسف سلفی
ابومحمد عبدالستار
محمد بلال ثاقب
ابوبکر صدیق طاہر
بشیر احمد بشر ملہی
حکیم محمد سلیمان اظہر
محمد سلیم عثمانی
محمد حنیف
قاری محمد یحییٰ صابر
حافظ عبدالرحمن سلفی
محمد طیب محمدی
حافظ محمد ابوسفیان سلفی
حافظ محمد عمران ربانی
حافظ محمد یوسف راشد
نجیب اللہ طارق
قاری عبدالحمید صدیقی
مولانا محمد سرفراز حیدر
محمد زبیر مجاہد
معراج محمد قریشی
قاری ظہیر احمد ہزاروی
طارق محمود یزدانی
نصر اللہ خاں بھٹی
محمد دین ندیم
شہباز صدیقی
عبدالغفور چنیوٹ
حافظ ثناء اللہ الزاہدی
مولانا محمد یحییٰ ولہلہ
خالد محمود طاہر
امتیاز احمد مجاہد
حافظ سیف اللہ کیرپوری
محمد احسان اللہ فاروقی
قاری یٰسین بلوچ
حافظ اختر علی ارشد
میاں محمد سلیمان
مدثر عزیز
محمد دین شاکر
ذکاء اللہ خالد
میاں عبدالسنان
حافظ عدیل احمد گرجاکھی
حافظ زبیر حیدر
حافظ محمد حسین مدنی
پروفیسر منیب الرحمن راسخ
شیخ سعید اختر
میاں عبدالغفار
شجاعت محمود
زبیر محمود مغل
محمد عبداللہ سلفی
قاری محمد اسماعیل بلوچ
رانا عبدالعلیم پسروری
اسامہ عتیق
شفیع اللہ سلفی
سید عتیق الرحمن شاہ کشمیری
سید عامر نجیب
عطاء الرحمن ظہیر
محمد ابرار ظہیر
حافظ عبیدالرحمن اعظم
حافظ مقصود احمد
ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر
حافظ فیصل افضل شیخ
کاشف علی
حافظ عبدالغفور جہلمی
مولانا محمد سلیمان اثری
قاری عطاء اللہ عزیز
حافظ عبدالرزاق
حافظ عبدالمجید بٹ
شیخ عتیق الرحمن
قاری سید عمر فاروق شاہ
مولانا محمد شفیع
قاری اکبر اسد
محمد نعمان
عزیز الرحمن عزیز
عبدالرحمن آزاد
محمد حسین مدنی
میاں محمد راشد
عبدالرحمن
ڈاکٹر ریاض احمد
حافظ عبدالستار بخاری
بنیامین عابد
حافظ محمد عثمان شاکر
قاری محمد خالد مجاہد
میاں طاہر محمود
چوہدری محمد عارف عزیز
نجیب اللہ عابد
قاری محمد اکرم ربانی
حافظ ناصر الدین ضامرانی
قاری عبدالوہاب ربانی
مزمل الدین
صاحبزادہ محمد زبیر قاسمی
عبدالعزیز راشد
محمد صادق عتیق
سیٹھ محمد ارشد جہلمی
عبدالشکور
محمد عارف اثری
عبدالسنان راسخ
حافظ محمد اسلم شاہد روی
قاری عبیدالرحمن احسن
رانا خلیق پسروری
حافظ محمد فہد
ڈاکٹر محمد امین اظہر
قاری محمد الیاس سیالکوٹی
قاری عصمت اللہ ظہیر
مشتاق احمد فاروقی
ابوالاحتشام حمزہ طور
قاری محمد یعقوب طاہر
حکیم عبدالرشید اصغر
عبدالحفیظ مظہر
قاری عبدالوہاب صدیقی
قاری عبدالحفیظ
ابوبکر صدیق حنیف
محمد طارق جاوید
قاری عبدالوہاب ربانی
حافظ محمد قسیم

جمع وترتیب محمد [illegible] ناظم [illegible] پاکستان

اخبار الجماعۃ

محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کو قریب سے دیکھا

⊙ مؤرخہ 11 نومبر 2016ء کو مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور میں جماعت کے غیر معمولی اجلاس میں شرکت کا موقع ملا۔ جناب پروفیسر صاحب کا علم وحلم، تدبر، سوچ، فکر دیکھ کر کہنا پڑا کہ الحمدللہ! اسم بامسمّٰی جناب پروفیسر ساجد میر کو قریب سے دیکھا با اصول باضمیر شایان شان عہدہ۔ مرکزی امیر ہیں۔ علم، حلم کے حامل، بے مثال جماعتی احباب نے کھل کر بعض باتوں پر تنقید کی مگر انہوں نے تنقید کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی اور مدلل، ومؤثر جوابات سے ہاؤس کا دل جیت لیا۔ ہال نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھا۔ ہم ان کے ورکر ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

منجانب: حکیم عبدالرشید اصغر (اللہ والے)

سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

⊙ ۸جنوری ۲۰۱۷ء بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد ابوذر غفاریؓ اہل حدیث محلہ بہاولپورہ غربی سکول نمبر ۵ حافظ آباد میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مولانا ارشاد الحق اثری گوجرانوالہ، پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر صدر جمعیۃ اساتذہ اہل حدیث خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

الداعی الی الخیر: بشیر حسین عثمانی، خطیب مسجد ہذا

قائدین یوتھ فورس کا دورۂ چیچہ وطنی

⊙ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر حافظ فیصل افضل شیخ اپنے رفقاء حافظ محمد قسیم شیخوپوری، قاری محمد عرفان اور قاری محمد حسن سلفی کے ہمراہ ایک روزہ دورہ پر چیچہ وطنی تشریف لائے۔ مقامی ذمہ داران قاری اکرم ربانی اور قاری عمر فاروق شاکر نے اپنے رفقاء کے ہمراہ خیر مقدم کیا۔ جامع مسجد اقصیٰ چک نمبر 39/14-L میں منعقدہ پیغام مصطفیٰ کانفرنس سے حافظ فیصل افضل شیخ، قاری محمد حسن سلفی، حافظ محمد قسیم شیخوپوری اور قاری محمد عرفان نے خطاب کیا۔ بعد ازاں چیچہ وطنی کے مقامی ہوٹل میں مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا جس میں ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث چیچہ وطنی، مولانا عتیق الرحمٰن عزیز اور یوتھ فورس کے کارکنان بھی موجود تھے۔

رپورٹ: قاری محمد اکرم ربانی (ایم اے)

ضرورت رشتہ

⊙ اہل حدیث رحمانی فیملی سے پڑھی لکھی گریجویٹ دراز قد لڑکی کے لیے اہل حدیث رحمانی فیملی سے پڑھے لکھے لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: فراز 0306-4301470

⊙ بیٹی عمر 21 سال تعلیم بی اے، بی ایڈ، ایم سی ایس کمپیوٹر سائنس (جاری) کے لیے تعلیم یافتہ برسر روزگار اہل حدیث راجپوت خاندان سے رشتہ درکار ہے۔ خواہشمند حضرات درج ذیل فون نمبر پر صبح سات بجے تا شام سات بجے رابطہ کریں۔

رابطہ: 0334-8668911 (جہلم)

انا للہ وانا الیہ راجعون!

اظہار تعزیت..... عبداللہ یزدانی کو صدمہ!

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث فیروز وٹواں کے دیرینہ ساتھی اور رہنما مولانا عبداللہ یزدانی کی والدہ محترمہ طویل علالت کے بعد 25 دسمبر 2016ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث فیروز وٹواں میں الشیخ مولانا ابوذر محمد زکریا نے پڑھائی۔ مرحومہ انتہائی نیک اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں سیاسی، سماجی اور مذہبی افراد نے شرکت کی، ڈاکٹر پروفیسر عبدالرحیم اشرف، مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی، حافظ عبدالشکور ترمذی اور دیگر اراکین جماعت نے مولانا عبداللہ یزدانی سے اظہار تعزیت کیا اور مرحومہ کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

شریک غم: محمد عمران مجاہد فیروز وٹواں

مولانا عبیدالرحمٰن سلفی جام پوری کو صدمہ!

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جام پور کے ناظم تبلیغ مولانا عبیدالرحمٰن سلفی، مولانا عبداللہ آف چیچہ وطنی، مولانا عبیداللہ اور سیف اللہ کھوکھر کی والدہ محترمہ گذشتہ دنوں جام پور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ مولانا قاری عبدالرحمٰن کلیم آف ڈیرہ غازیخان نے پڑھائی، نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت ویوتھ فورس سمیت بڑی تعداد میں مذہبی وسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور قرب وجوار کے مقامات سے بڑی تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ، صحیح العقیدہ تھی۔ ان کے لیے دعائے مغفرت اور غائبانہ جنازہ کا اہتمام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

منجانب: محمد اسماعیل ساجد ناظم جام پور

مولانا حکیم محمد عبداللہ انتقال کر گئے

⊙ مسلک اہل حدیث کے عظیم داعی مولانا میاں حکیم محمد عبداللہ خطیب مرکزی مسجد اہل حدیث بڑا گھر ضلع ننکانہ مؤرخہ 27 دسمبر 2016ء بروز منگل اچانک انتقال کر گئے۔ موصوف نے تاحیات مسلک اہل حدیث کی ترویج واشاعت میں اہم کردار ادا کیا، احباب جماعت ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

تعزیت کے لیے رابطہ: (مولانا) ماسٹر محمد رفیق بن حکیم عبداللہ 0304-0046476

میاں شیخ عبدالغفار دھالہ کو صدمہ!

⊙ گذشتہ دنوں میاں شیخ عبدالغفار دھالہ نائب ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن کے بڑے بھائی قاری عبدالرؤوف چونیاں میں قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ پروفیسر عبدالرحمٰن محسن کی اقتداء میں ادا کی گئی جس میں شہر کی معروف مذہبی سیاسی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری خطاؤں سے درگزر فرمائے اور اعمال حسنہ کو قبول فرماتے ہوئے جنت میں داخلہ فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم، ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت
پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)
سپر سٹار
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

بقیہ طب وصحت

بن جاتا ہے مگر ہم ہیں کہ اس کی مضرت رسانیوں کے باوجود اس کی بنی رنگا رنگ مٹھائیوں کے دیوانے نظر آتے ہیں اور اس کے علاوہ سافٹ ڈرنکس کی بھی بھر مار ہے جو ہر صورت صحت انسانی کے لیے مضر ہیں۔

گڑ کو انگریزی میں Jaggery (جیگری) جبکہ فارسی میں قند سیاہ کہتے ہیں۔ گنے کے رس کو خوب پکا کر جما لیا جائے۔ جب کچھ ٹھنڈا ہو جائے تو ہاتھوں سے مل کر سفوف بنانے سے سرخ شکر تیار ہوتی ہے۔ گڑ کا مزاج دوسرے درجے میں گرم اور تر ہوتا ہے۔ طب کے ماہرین کے مطابق روزانہ چار سے چھ تولے پچاس گرام تک استعمال کافی ہے۔ گڑ کا رنگ گولڈن براؤن سے گہرا براؤن ہوتا ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ ہلکے رنگ کا گڑ بہتر معیار کا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے گڑ بنانے والے کئی طرح کے رنگ کاٹ کیمیکلز ڈال کر اس کا رنگ ہلکا پیلا کر دیتے ہیں جبکہ یہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔ گڑ بنانے کے عمل کے دوران کچھ حیاتین اور نمکیات ضائع ہو جاتے ہیں مگر چینی کے مقابل یہ پھر بھی مفید ہے۔ کیونکہ اس میں پروٹین، حیاتین، نمکیات وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔

۱۰۰ گرام گڑ میں پائے جانے والے اجزاء کی تفصیل:

کلوریز 383، کیلشیم 80 ملی گرام، میگنیشیم 112 ملی گرام، پوٹاشیم 453 ملی گرام، زنک 0.3 گرام، مینگانیز 105 ملی گرام، نیاسین 0.9 ملی گرام، کاربوہائیڈریٹس 95 ملی گرام، فولاد 3 ملی گرام، فاسفورس 40 ملی گرام، سوڈیم 27 ملی گرام، کاپر 0.5 ملی گرام، سلینیم 17.8 ملی گرام، وٹامن بی سکس 0.7 ملی گرام۔

گڑ موسم سرما میں جسم کو غذائیت کے ساتھ ساتھ حرارت عطا کرتا ہے۔ جسم سے فاسد مادوں کا اخراج کرتا اور تھکن دور کرتا ہے۔ اعصاب کو سکون دیتا اور مدافعت کے نظام کو مضبوط بناتا ہے۔ دردِ شقیقہ اور خون کی کمی میں مفید ہے۔ البتہ موٹے افراد اور ذیابطیس (شوگر) کے مریض استعمال نہ کریں۔ گڑ کو ہمیشہ خشک اور ٹھنڈی جگہ نیز ہوا بند جار میں محفوظ رکھیں۔ گڑ ایک سال تک قابل استعمال ہوتا ہے۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطب ہمدرد
سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

اراکین مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی.....ضروری نمبر

نام رکن	فون نمبر	نام رکن	فون نمبر
حافظ غلام اللہ محمدی	0302-6593444	محمد بلال ثاقب	0300-8282509
پروفیسر احمد کامران مسعود	0313-2526726	قاری عبداللہ طیب	0300-7727250
ڈاکٹر عامر رشید	0301-6570200	محمد اسلم سلیم بھٹی	0314-6011022
چوہدری لیاقت علی	0300-7720667	مولانا محمد یٰسین	03006938560
مولانا عبدالعزیز حنیف	0306-6855882	چوہدری عبدالواحد	0301-4566732
حافظ ابوبکر صدیق طاہر	0300-6992015	رانا راشد احسان	0300-6924157
حافظ مقصود احمد	0301-5852260	محمد شہباز خورشید	0303-7138858
عبدالستار شاہد	0300-6995101	محمد سہیل کوردا سپوری	0300-7594891
عبدالغفار کھوکھر	0300-8062519	مولانا قاری عمر فاروق	0300-2162107
مولانا احمد علی سیف	0300-5859400	حافظ اسد اللہ اسلم	0312-7166827
سعود احمد سیف	0300-7344831	خلیل الرحمن	0303-7130259
چوہدری محمد اکرم	0300-7729300	قاری ضیاء الرحمن	0302-6256749
قاری مرسلین عابد	0304-9398940	عبدالماجد	0307-7090111
محمد زبیر کوردا سپوری	0300-6998693	مولانا محمد رفیق فردوسی	0306-8633109
مولانا ظہور احمد ثاقب	0306-6990384	محمد امجد بشیر	0306-3916778
مولانا محمد ریاض بھٹی	0300-8193590	قاری عمر فاروق	0314-6018195
مولانا نعمت اللہ عاجز	0300-6946503	میاں محمد طیب ایڈووکیٹ	0333-6633473
مولانا عقیل عامر شیر نگری	0300-7531735	مولانا عطاء الرحمن شاہین	0300-3907272
چوہدری محفوظ احمد	0300-7729280	شیخ محمد نعیم پاشا	0300-9633794
مولانا رحمت اللہ ساجد	0308-7262220		

اپیل برائے مسجد

نباہو والا نزد ڈاکخانہ کنگن پور تحصیل چونیاں ضلع قصور میں مسلک اہل حدیث کی کوئی مسجد نہیں اور اب مسجد کے لیے 13 مرلے کا پلاٹ خریدا ہے۔ جس کا انتقال بنام ''جامع مسجد عمر بن الخطابؓ اہل حدیث'' ہو چکا ہے۔ مقامی جماعت صرف سات گھروں پر مشتمل ہے جو کہ اکثر مزدور طبقہ ہے اور پلاٹ کی قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ لہٰذا جماعتی احباب سے گذارش ہے کہ دل کھول کر اس کار خیر میں تعاون فرمائیں تا کہ یہ سلسلۂ خیر پایۂ تکمیل کو پہنچے اور دین حنیف کی اشاعت وترویج کا کام ہو سکے۔

رابطہ
حافظ علی اکبر 0300-4516495
ظفر اقبال 0306-4340286

نیشنل بنک برانچ الہ آباد قصور، کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 4135149727 برانچ کوڈ: 2116

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک زرعی کالج گوجرانوالہ

حسرت ان غنچوں پہ جو بن کھلے مرجھا گئے

⊙ مؤرخہ 27 دسمبر 2016ء کو مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سرگرم کارکن ذیشان انجم کے اکلوتے صاحبزادے عثمان علی کم سنی میں ہی قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم گرم پانی میں جل جانے کی وجہ سے تقریباً 25 یوم تک الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں موت وحیات کی کشمکش میں رہے۔ بالآخر 27 دسمبر کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ نماز جنازہ بعد نماز عشاء مولانا صاحبزادہ برق التوحیدی نے پڑھائی اور مرحوم کو محلہ گوبند پورہ والے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ میں ہر مکتب فکر سے کثیر لوگوں نے شرکت کی۔ قارئین کرام! محترم ذیشان انجم کے لیے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس دلخراش صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین!

رابطہ ذیشان انجم: 0306-3308651

شریک غم: محسان ساجد، نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی، فیصل آباد

مولانا محمد یحییٰ یزدانی کو صدمہ!

⊙ مولانا محمد یحییٰ یزدانی خطیب، جامع مسجد مبارک اہل حدیث محمود بوٹی بند روڈ لاہور کی ہمشیرہ 12 دسمبر بروز سوموار قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ حافظ مصطفیٰ صادق نے پڑھائی، جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء، خطباء، جماعتی احباب نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا یحییٰ یزدانی اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

پسماندگان میں تین بیٹے اور چھ بیٹیاں اور لواحقین ہیں۔

شریک غم: عمران مجاہد۔ لاہور

مختصر تفسیر سمیت دنیا کا ایک انوکھا ترجمہ "معلم القرآن"

آؤ ایسے قرآن پاک پر تلاوت کریں کہ ترجمہ اور تفسیر خود بخود دل میں اترتے جائیں

وَ	لَا تَجَسَّسُوْا	وَ لَا يَغْتَبْ
اور	تجسس کرو (کسی کے پوشیدہ عیب پر پردہ ڈالنا زندہ دفن کی جانے والی لڑکی کو بچانے کے برابر ہے، عیب تلاش کرنا کسی کو ہلاک کرنا ہے)	اور نہ غیبت کرے
بَعْضُكُمْ بَعْضًا	اَ يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ	
تمہارا بعض دوسرے کی (یعنی ایک بھائی کی عدم موجودگی میں اس میں موجود عیب کو نہ بیان کرو)	کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی یہ کہ وہ کھائے	گوشت اپنے بھائی
مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ	وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝	
فوت شدہ کا؟ تم تو اس سے گھن کھاؤ گے؟	اور ڈرتے رہو اللہ سے یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا بڑے رحم والا ہے (گویا غیبت مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے کیونکہ مسلمان کی عزت، جان اور مال محترم مہینے ذوالحجہ، اسکی دس تاریخ اور شہر مکے کی طرح محترم ہیں)	

مکتبہ اسلامیہ، سلفیہ، دارالاندلس غزنی سٹریٹ، اسلامی اکیڈمی نعمانی وقدوسی کتب خانہ اُردو بازار لاہور۔

ترجمہ وتفسیر: پروفیسر قاری جاوید انور صدیقی

0300-4779478

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

لیٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ شیرو، گوجرانوالہ

0345-6213064

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

علمی تحقیقی واصلاحی مطبوعات
دل کش واعلیٰ معیار کے ساتھ

مکتبہ اسلامیہ

MAKTABA ISLAMIA

جودے علم دوستی کا پیغام

خطبا، دعاۃ اور مبلغین حضرات کے لیے ایک علمی تحفہ
4 جلدیں
زادُ الخطیب
ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد

کیا ہم اللہ کا ادب کرتے ہیں....؟
آدابِ الٰہی اور اس کے تقاضوں پر مشتمل شاندار خطبات کا مجموعہ
معراجُ الخطیب
فضیلۃ الشیخ عبدالمنان راسخ

علمی و اصلاحی مضامین کا حسین گلدستہ
میزانُ الخطیب
فضیلۃ الشیخ عبدالمنان راسخ

خطیبانہ انداز میں منفرد تفسیر
خطبات سورۃ فاتحہ
پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

خطیبانہ انداز میں منفرد تذکرہ رسول ﷺ
خطبات سیرت مصطفیٰ ﷺ
پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

سکول کالج و مدارس کے طلبا کے لیے ایک رہنما کتاب
انعام یافتہ تقریریں
مرتب حافظ عامر مرتضیٰ

منفرد موضوعات اور صحیح واقعات سے مزین خطبات
بستان الخطیب
فضیلۃ الشیخ عبدالمنان راسخ

خطبا اور مبلغین کے لیے نادر تحفہ
دروس المساجد
2 جلدیں
الشیخ محمد عظیم حاصلپوری رحمہ اللہ

اپنی کتاب کی عمدہ پرنٹنگ اور مضبوط بائنڈنگ کے لیے بھی مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس کی خدمت حاصل کریں
قرآن مجید۔ تفاسیر۔ احادیث۔ سیرۃ النبیؐ۔ تاریخ اسلام۔ فقہ و فتاویٰ۔ وفاق المدارس عربی کتب اور دیگر ادبی و اصلاحی کتب خریدنے کے لیے تشریف لائیں

مکتبہ اسلامیہ
لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973
042-37232369
فیصل آباد: بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد
041-2631204
041-2641204

/maktabaislamia1 www.maktabaislamiapk.blogspot.com maktabaislamiapk@gmail.com Ph 0300-8661763

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

A product of BMA Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON
KABEER
(ZAFRANI)

لیجئے
جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر
(زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

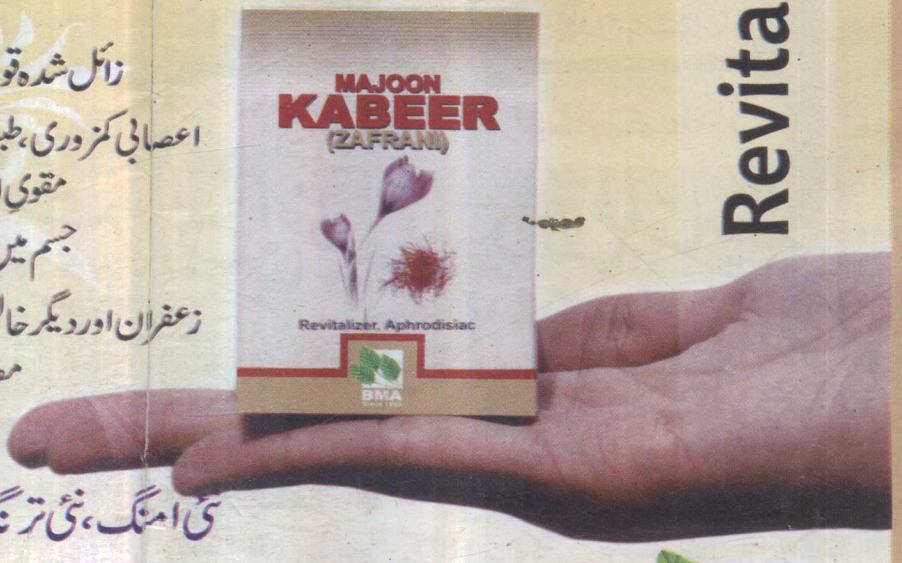

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952